چھن چھنگلو اور شیطان بوڑھا

نمبر ۱۵

چھن چھنگلو اور پنگلو بندر کا حیرت انگیز نیا کارنامہ

چھن چھنگلو پنگلو اور شیطان بوڑھا

مظہر کلیم ایم اے

یوسف برادرز ناشران پاک گیٹ ملتان

کتب ملنے کا پتہ۔
یوسف برادرز
الحمد مارکیٹ اردو بازار لاہور
Mob: 0300-9401919

چھن چھنگو اور پنگو بندر جادوستان سے واپس آکر
کافی دن ڈم ڈم جادوگر کے گھر مہمان رہے پھر ایک
روز چھن چھنگو نے وہاں سے چلنے کا فیصلہ کیا
ڈم ڈم جادوگر اور اس کی بیٹی سے اجازت چاہی
پہلے تو ان دونوں نے اسے روکنے کی کوشش
کی مگر چھن چھنگو جب ایک بات کا فیصلہ کرلے
تو وہ اپنے فیصلے میں ترمیم کرنے کا عادی نہیں
تھا۔ اس لئے مجبوراً انہیں اجازت دینی پڑی اور
چھن چھنگو نے دوسرے روز جانے کا فیصلہ کرلیا۔
چونکہ درمیان میں ایک رات تھی اس لئے وہ کافی

رات گئے تک باتیں کرتے رہے اور پھر وہ سونے
کے لئے لیٹ گئے۔
صبح جب چھن چھنگو اٹھا اور اس نے نہا دھوکر
ناشتہ کرنے کی تیاری شروع ہی کی تھی کہ ڈم ڈم
جادوگر اس کے کمرے میں آگیا۔
"ناشتہ تیار ہے چھن چھنگو"۔ ڈم ڈم جادوگر نے بڑے
مؤدبانہ لہجے میں کہا۔
"میں بھی تیار ہوں"۔ چھن چھنگو نے مسکراتے ہوئے
جواب دیا اور پھر وہ دونوں اس کمرے میں آگئے
جہاں دری پر زلیخا نے ان سب کے لئے ناشتہ
تیار کرکے رکھا ہوا تھا۔ پنگو کے لئے پھلوں
کا بندوبست تھا اور وہ ان کا انتظار کئے بغیر
اپنے ناشتہ میں مصروف تھا۔
چھن چھنگو کمرے میں داخل ہوتے ہی چونک پڑا
کیونکہ وہاں ایک بوڑھا شخص پہلے سے ہی بیٹھا
ہوا تھا۔ وہ چھن چھنگو کو دیکھ کر ادب سے کھڑا ہوگیا۔
"یہ میرے مہمان ہیں۔ صبح ہی آئے ہیں۔ ان
کا نام شریاز ہے اور یہ مصر سے آئے ہیں"۔
ڈم ڈم جادوگر نے بوڑھے شخص کا تعارف کراتے ہوئے

کہا اور بوڑھے نے بڑے ادب سے چھن چھنگو سے
مصافحہ کیا۔
"چھن چھنگو میں نے تمہارا تعارف کافی تفصیل سے
کرا دیا ہے۔ ان کے پاس تمہارے لئے ایک دلچسپ
کہانی ہے۔ اگر تم چاہو تو یہ تمہیں سُنا دیں گے"۔
ڈم ڈم جادوگر نے چھن چھنگو سے مخاطب ہوکر کہا۔
"ضرور ضرور"۔ چھن چھنگو نے اخلاقاً کہا۔
"چھن چھنگو! میں مصر کے اس علاقے کے قریب
رہتا ہوں جس کے قریب دنیا کا سب سے بڑا
صحرا ہے۔ صحرائے اعظم۔ اس صحرا میں کہیں کہیں
نخلستان ہے اور قدیم مصری بادشاہوں کے معبدوں
کے کھنڈرات پھیلے ہوتے ہیں مگر گذشتہ آٹھ دس
سال سے یہ صحرا وہاں کے لوگوں کے لئے ایک
بہت بڑا مسئلہ بن چکا ہے"۔ بوڑھے شریاز نے
کہانی کا آغاز کرتے ہوئے کہا۔
"میں آپ کی باتوں سے اب تک کچھ بھی
نہیں سمجھ سکا۔ آخر کیا پریشانی ہے"؟ چھن چھنگو نے
حیرت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
"ہاں! اصل پریشانی میں اب بتانے والا ہوں۔

مصر صحرائے اعظم کے کنارے پر واقع ہے اور
صحرائے اعظم کے چاروں طرف بہت سے دوسرے ممالک
پھیلے ہوئے ہیں اور ان سب کے درمیان تجارت
ہی تمام ملکوں کے زیادہ تر لوگوں کا ذریعہ معاش ہے
چنانچہ دن رات صحرائے اعظم میں سے تاجروں کے
قافلے گزرتے رہتے ہیں۔ مگر اب گذشتہ آٹھ دس
سال سے یہ سلسلہ بند ہوگیا ہے"۔ بوڑھے شرباز
نے کسی ماہر قصہ سنانے والے کی طرح اصل بات
پھر بھی نہ بتائی۔

"مگر کیوں یہ سلسلہ بند ہے"۔ چھن چھنگو نے اس
بار جھنجھلائے ہوتے لہجے میں کہا۔

"کیونکہ صحرائے اعظم میں ایک شیطان بوڑھے کا
قبضہ ہے اور وہ شیطان بوڑھا قافلوں کا مال ہڑپ
کر جاتا ہے اور آدمیوں کو قتل کردیتا ہے۔ عورتوں
کو اپنے قبضے میں کرلیتا ہے"۔ بوڑھے شرباز نے
بتایا۔

"شیطان بوڑھا! میں سمجھا نہیں"۔ اس بار چھن چھنگو
کے لہجے میں حیرت کے ساتھ دلچسپی کا عنصر
بھی شامل تھا۔

"ہاں! جو لوگ اس سے جان بچاکر واپس لوٹ
آنے میں کامیاب ہوتے ہیں ان کی زبانی پتہ چلا
ہے کہ اچانک ہی صحرا میں سے ایک دیوزاد بوڑھا
نمودار ہوتا ہے۔ اس بوڑھے کا قد تقریباً بارہ تیرہ
فٹ ہے اور جسم بھی اسی مناسبت سے نیم شحیم
ہے۔ دیکھنے میں تو یہ بوڑھا نہیں لگتا مگر چونکہ
اس کے چہرے پر سفید داڑھی ہے اس لئے اُسے
بوڑھا کہا جاتا ہے۔ اس کے پاس کچھ پُراسرار طاقتیں
ہیں اس لئے وہ قافلے کے تمام مردوں کو آناً فاناً
ختم کر دیتا ہے اور عورتوں کو نظر نہ آنے والی
رسیوں میں باندھ کر لے جاتا ہے"۔ بوڑھے شرباز نے
تفصیل بتاتے ہوتے کہا۔

"اگر وہ تمام مردوں کو آناً فاناً ختم کردیتا ہے
تو پھر جو لوگ بچ کر واپس آجاتے ہیں وہ
کیسے بچ جاتے ہیں"؟ چھن چھنگو نے پوچھا۔

"جو لوگ اب تک اس کے شکنجے سے بچ
کر آنے میں کامیاب ہوئے ہیں ان کی تعداد بیحد
کم ہے اور ان کے بیان کے مطابق وہ کسی وجہ
سے قافلے سے پیچھے رہ گئے تھے اس لئے انہوں

نے دُور سے قافلے کا حشر دیکھا اور پھر اُسی طرح وہ واپس لوٹ آتے"۔ بوڑھے شہباز نے بتلایا۔

"پھر اس شیطان بوڑھے کے خاتمے کے لئے کیا کیا گیا"؟ چھن چھنگو نے بےحد دلچسپی سے پوچھا۔

"بے پناہ کوششیں کی گئیں۔ پہلے تو فوجیں بھیجی گئیں مگر ان میں سے کوئی بھی واپس نہ لوٹ سکا۔ پھر جادوگروں اور پُراسرار علوم جاننے والے ماہرین سے رابطہ قائم کیا گیا مگر کوئی بھی اس شیطان بوڑھے کا کچھ نہ بگاڑ سکا۔ آخر سب نے شکست تسلیم کرلی۔ بس اب یہ ہے کہ کوئی قافلہ صحرائے اعظم کا رُخ نہیں کرتا بلکہ صحرا کے کنارے سفر کرکے جاتے ہیں جس سے نہ صرف بےپناہ فاصلہ طے کرنا پڑتا ہے بلکہ عرصہ بھی بیحد لگ جاتا ہے اور اس طرح ایک لحاظ سے تجارت ختم ہوکر رہ گئی ہے اور لوگ بھوکے مَر رہے ہیں"۔ بوڑھے شہباز نے مزید بتایا۔

"اوہ! واقعی اس شیطان بوڑھے نے ظلم ڈھا رکھا ہے۔ مجھے اس کے مقابلے کے لئے جانا ہوگا"۔ چھن چھنگو نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"مگر وہ بیحد شیطان اور پُراسرار ہے۔ سوچ لو"۔
بوڑھے شہباز نے کہا۔
"تم فکر نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ نے ظالموں کا مقابلہ
کرنے کے لئے مجھے بھی کچھ صلاحیتیں بخش رکھی
ہیں"۔ چھن چھنگو نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔
"ٹھیک ہے۔ اگر تم اس شیطان بوڑھے کا خاتمہ
کر سکو تو یقین جانو۔ اللہ کی بہت سی مخلوق تمہیں
دعائیں دیگی"۔ بوڑھے شہباز نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"میرا کام کوشش کرنا ہے۔ نتیجہ اللہ تعالیٰ کے
ہاتھ میں ہے اور میرا اس بات پر ایمان ہے
کہ ظالموں کے دن ہمیشہ گنے چنے ہی ہوتے ہیں۔
انہیں آخرکار ظلم کا انجام دیکھنا ہی پڑتا ہے"۔
چھن چھنگو نے جواب دیا۔
"بہت خوب! میں تمہاری عظمت کا دل سے
قائل ہوگیا ہوں۔ پھر کیا ارادہ ہے؟ کب چلو گے"۔
بوڑھے شہباز نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"بس ابھی ناشتے کے بعد"۔ چھن چھنگو نے بڑی
سنجیدگی سے جواب دیا۔
"ابھی مگر آج تو کوئی قافلہ مصر کی طرف نہیں

جا رہا۔ جہاں تک میری اطلاع کا تعلق ہے ایک ماہ
بعد ایک قافلہ یہاں سے مصر کی طرف جائے گا۔
میں بھی اس قافلے کے ساتھ جاؤنگا اور اس قافلے
کو مصر پہنچنے میں تین چار ماہ لگ جائیں گے"۔
بوڑھے شہباز نے حیرت بھرے لہجے میں جواب
دیتے ہوئے کہا۔
"مجھے کسی قافلے کا سہارا لینے کی ضرورت نہیں
محترم بزرگ! میں خود ہی وہاں پہنچ جاؤں گا اور
مجھے امید ہے کہ جب تم واپس پہنچو گے تو تمہیں
یہ خوشخبری ملے گی کہ شیطان بوڑھے کا خاتمہ ہوچکا
ہے"۔ چھن چھنگو نے جواب دیا۔
"اوہ میں سمجھ گیا۔ میں یہ تو بھول ہی گیا تھا
کہ تم بھی پُراسرار صلاحیتوں کے مالک ہو"۔ بوڑھے
شہباز نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔
چھن چھنگو اور پنگو بندر اس دوران ناشتہ سے
فارغ ہوچکے تھے اس لئے انہوں نے اجازت لی
اور پھر سب سے مل کر وہ دونوں ڈم ڈم جادوگر
کے گھر سے باہر آگئے۔ اور پھر وہ شہر سے
باہر جانے والے راستے پر چلتے رہے۔

تھوڑی دیر بعد جب وہ شہر سے باہر آئے تو چھن چھنگو نے قریبی گھنے جنگل کا رخ کیا۔ وہ دراصل لوگوں کے سامنے کوئی کام نہیں کرنا چاہتا تھا اس لئے اس نے جنگل میں جانے کی سوچی تھی تھوڑی دیر بعد وہ دونوں جنگل میں پہنچ گئے۔

" اچھا بھئی پنگو! اب چلو ذرا چل کر اس شیطان بوڑھے کی خبر لیں"۔ چھن چھنگو نے مسکراتے ہوئے کہا اور پنگو نے سر ہلا دیا۔

" مگر پہلے مجھے بندر بابا سے بات کرلینی چاہیئے تاکہ اس شیطان بوڑھے کا پورا حدود اربعہ معلوم ہوسکے"۔ چھن چھنگو نے دل ہی دل میں سوچا اور پھر آنکھیں بند کرکے اس نے بندر بابا کا تصور کیا۔ چند لمحوں بعد اس کے کانوں میں بندرر بابا کی آواز گونج اٹھی۔

" کیا بات ہے چھن چھنگو"؟

" بندر بابا! میں صحرائے اعظم میں موجود شیطان بوڑھے کے خاتمے کے لئے جانا چاہتا ہوں۔ سُنا ہے کہ اس نے مخلوقِ خدا پر بڑا ظلم توڑ رکھا ہے"۔ چھن چھنگو نے دل ہی دل میں بندر بابا سے مخاطب ہوکر کہا۔

" ہاں چھن چھنگو! اس نے واقعی بیحد ظلم ڈھا رکھا ہے۔ تم اس کے مقابلے پر ضرور جاؤ"۔ بندر بابا نے جواب دیا۔

" بندر بابا! میں نے آپ سے رابطہ اسی لئے قائم کیا ہے تاکہ آپ مجھے اس شیطان بوڑھے کے متعلق کچھ تفصیل سے بتاسکیں"۔ چھن چھنگو نے دل ہی دل میں کہا۔

" بیٹے! اس شیطان بوڑھے کے پاس قدیم مصری پُراسرار طاقتیں ہیں۔ یہ بوڑھا آدمخور ہے اور قدیم مصر کے کسی معبد کا پجاری رہا ہے۔ یہ اپنے علم سے دس ہزار سال مردہ رہنے کے بعد زندہ ہوا ہے اور اسے بےپناہ طاقتیں مل گئی ہیں۔ مگر یہ بوڑھا صحرائے اعظم سے باہر نہیں نکل سکتا۔ اس کے مقابلے کے لئے تمہیں اپنی صلاحیتوں کے ساتھ ساتھ عقل سے بھی کام لینا پڑے گا۔ ورنہ تم اس بوڑھے پر قابو نہ پاسکوگے۔ اور یہ بھی بتادوں کہ اگر تم نے بروقت دماغ سے کام نہ لیا تو ہوسکتا ہے کہ یہ بوڑھا تمہاری طاقتیں ہی ختم کرنے میں کامیاب ہو جائے۔ اس لئے بےحد ہوشیار رہنے کی ضرورت

ہے۔ بس اس سے زیادہ میں تمہیں کچھ نہیں بتاسکتا کیونکہ اس سے زیادہ بتانے کی مجھے اجازت نہیں ہے"۔ بندربابا نے جواب دیا۔

"بس اتنا ہی کافی ہے بندر بابا۔ آگے اللہ مالک ہے"۔ چھن چھنگو نے دل ہی دل میں جواب دیا اور پھر خداحافظ کہہ کر اس نے آنکھیں کھول دیں۔

"کیا کہا ہے بندربابا نے"؟ پنگو نے اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا اور چھن چھنگو نے شیطان بوڑھے کے متعلق وہ تفصیلات بتا دیں جو بندربابا نے اُسے بتائی تھیں۔

"اس کا مطلب ہے کہ مقابلہ خاصا زوردار رہے گا"۔ پنگو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں! نہ صرف زوردار بلکہ دلچسپ بھی رہے گا"۔ چھن چھنگو نے خوشدلی سے جواب دیا اور پھر اس نے آگے بڑھ کر پنگو کا ہاتھ پکڑ لیا۔

"اچھا پنگو! اب صحرائے اعظم چلنے کے لئے تیار ہو جاؤ اور اپنی آنکھیں بند کرلو"۔ چھن چھنگو نے پنگو سے مخاطب ہوکر کہا۔

"اب تمہارے ساتھ رہتے ہوئے اتنا تو مجھے

پتہ چل ہی گیا ہے۔ اس لئے میں نے تمہارے کہنے سے پہلے ہی آنکھیں بند کرلی ہیں"۔ پنگو نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے"۔ چھن چھنگو نے ہنستے ہوئے کہا اور پھر اس نے آنکھیں بند کرکے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھنا شروع کردیا۔

ایک لمحے بعد ان دونوں کو یوں محسوس ہوا جیسے زمین ان کے پیروں تلے سے غائب ہوچکی ہے اور وہ انتہائی تیز رفتاری سے ہوا میں پرواز کر رہے ہیں۔

ہر طرف زرد رنگ کی ریت پھیلی ہوئی تھی
جہاں تک نگاہ جاتی تھی ریت ہی ریت نظر آتی
تھی۔ ریت کے بڑے بڑے ٹیلے سر اٹھائے کھڑے
تھے۔ ان ٹیلوں کے درمیان صدیوں پرانے اہرام کی عمارت
یوں چھپی ہوئی تھی جیسے بڑے بڑے درختوں کے
درمیان ایک چھوٹا سا پودا۔ مگر اس اہرام کی وسعت
بے پناہ تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے کوئی بہت بڑا محل
ہو۔ اہرام چاروں طرف سے بند تھا مگر اہرام کے
بنیاد کی دیوار کا کافی بڑا حصّہ ٹوٹا ہوا تھا اور یہ
ٹوٹا ہوا حصّہ کسی بڑے دروازے کی صورت اختیار
کر گیا تھا۔

اس وقت اہرام کے اندر شیطان بوڑھا زمین پر

پیر پسارے لیٹا ہوا تھا۔ اس کے اردگرد پرانی انسانی
ہڈیوں کے ڈھیر پڑے ہوئے تھے۔ وہ اہرام کی
بلند و بالا چھت کی طرف دیکھتے ہوتے کچھ سوچ رہا
تھا۔

تھوڑی دیر بعد اس نے کروٹ بدلی اور پھر
یکدم چونک کر اٹھ بیٹھا۔ اس کی نظر اہرام کی
سامنے والی دیوار پر جم گئی۔ اہرام کی دیوار کا
چھوٹا سا حصّہ اچانک کسی سکرین کی طرح روشن
ہو گیا تھا۔ اور اس میں صحرا کا ایک منظر نظر آرہا
تھا۔ مگر جس چیز کو دیکھ کر شیطان بوڑھا چونکا تھا
وہ اس صحرا میں موجود ایک بچّہ اور اس کی قد
جتنا ایک بڑا سا بندر تھا۔ وہ دونوں یوں اِدھر اُدھر
دیکھ رہے تھے جیسے انہیں سمجھ نہ آرہی ہو کہ
وہ کہاں آ نکلے ہیں۔

"یہ بچہ اور بندر یہاں صحرا میں کہاں سے آگئے
کیا یہ کسی قافلے سے بچھڑ گئے ہیں"؟ شیطان بوڑھے
نے ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے کہا۔

اس کی آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی تھی۔ وہ
چند لمحے ان دونوں کو دیکھتا رہا۔ پھر وہ پھرتی سے

اٹھا اور اہرام کے ایک کنارے کی طرف ہاتھ بڑھا کر اس نے ایک چھوٹا سا بُت اٹھالیا۔ اس نے بُت کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے تیز لہجے میں کہا۔

" طوطن کے بُت! مجھے بتا کہ کیا صحرا میں کوئی قافلہ داخل ہوا ہے؟ اور اگر ہوا ہے تو اس وقت وہ کہاں ہے"؟

" شجام کے بڑے پجاری! صحرا میں کسی قافلے کا کوئی وجود نہیں ہے"۔ بُت کے منہ سے سرسراتی ہوئی آواز نکلی۔

" پھر یہ بچہ اور بندر صحرا کے وسط میں کہاں سے آ گئے ہیں؟ بغیر کسی قافلے کے سہارے یہ یہاں تک زندہ پہنچ ہی نہیں سکتے"۔ شیطان بوڑھے نے کہا۔

" یہ ابھی ابھی آسمان سے اترے ہیں شجام کے بڑے پجاری"۔ بُت نے جواب دیا۔

" آسمان سے اترے ہیں۔ کیا بکواس ہے؟ کیا اب تم میں مجھ سے مذاق کرنے کی جرأت پیدا ہو گئی ہے"؟ شیطان بوڑھے کی آنکھیں غصے سے سرخ ہو گئی تھیں۔
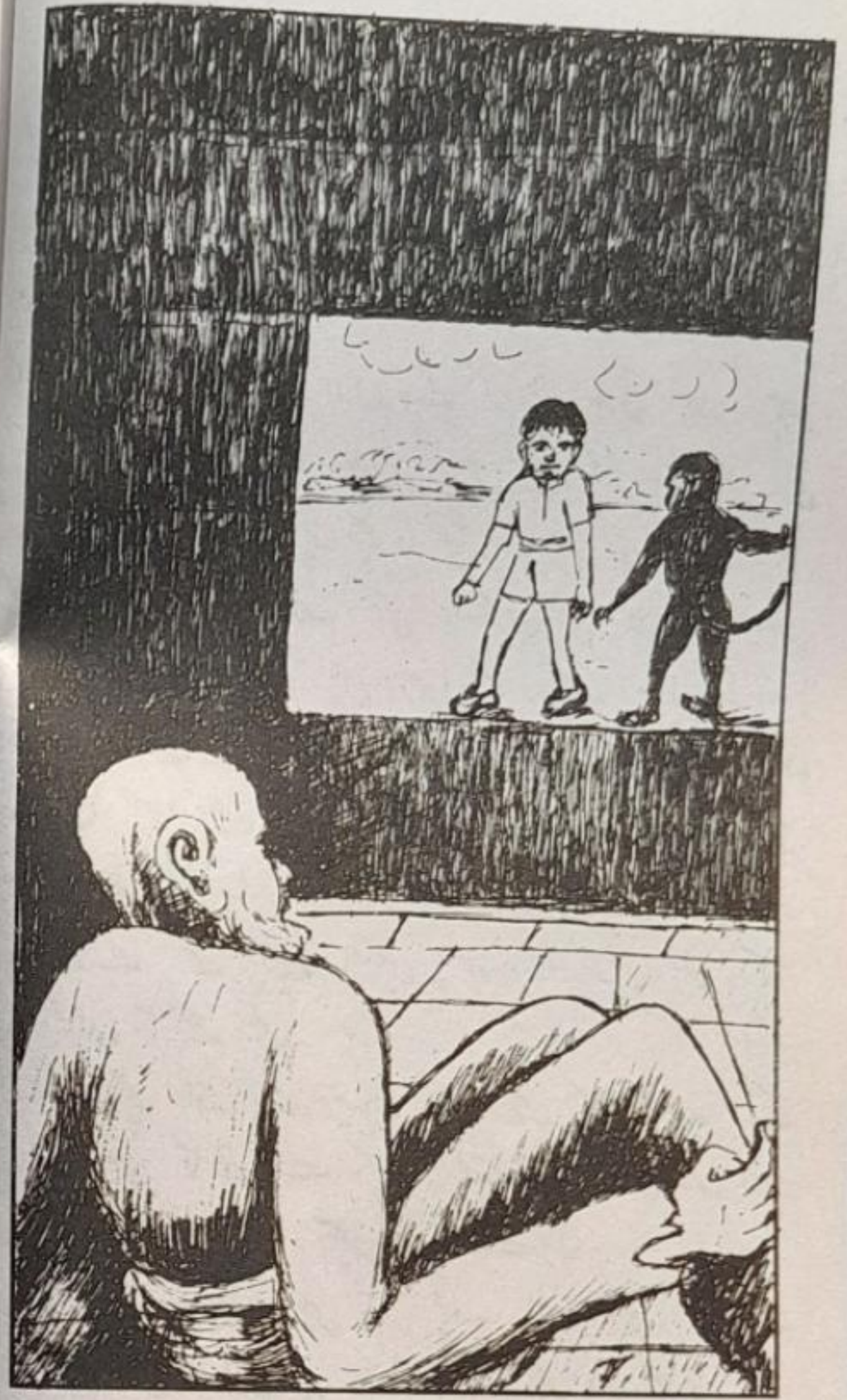
"جو سچ ہے وہ میں نے بتا دیا ہے"۔ بُت نے سرد لہجے میں جواب دیا۔

"آسمان سے اترے ہیں۔ ناممکن"۔ شیطان بوڑھے نے غصیلے لہجے میں کہا اور پھر جھنجھلا کر بُت کو دور کونے میں پھینک دیا۔

اس کی نظریں ایک بار پھر اہرام کی روشن دیوار پر جم گئیں۔ وہ بچہ اور بندر تیز تیز قدم اٹھاتے اِدھر ہی بڑھے چلے آرہے تھے۔

"چلو قافلہ نہ سہی۔ ایک بچّہ اور بندر ہی سہی۔ طویل عرصے سے مجھے انسانی خون نہیں ملا۔ اور اس بچے کا گوشت بیحد لذیذ ہوگا"۔ شیطان بوڑھے نے دل ہی دل میں کہا اور پھر وہ لمبے لمبے قدم اٹھاتا ہوا اہرام کے ٹوٹے ہوئے حصّے سے نکل کر باہر آگیا۔

اہرام سے باہر نکل کر وہ تیزی سے ایک بڑے سے ٹیلے پر چڑھا اور پھر اُسے دُور سے وہ بچہ اور بندر آتے نظر آگئے۔

"آؤ آؤ خوش آمدید"۔ شیطان بوڑھے نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر ٹیلے سے اتر کر اس طرف

بڑھنے لگا جدھر سے چھن چھنگو اور پنگو بندر آرہے تھے۔ بوڑھا بڑے بڑے قدم اٹھاتا تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا۔

چھن چھنگو اور پنگو نے بھی شیطان بوڑھے کو دُور سے دیکھ لیا تھا اس لئے وہ وہیں رُک گئے۔ وہ دونوں اسے غور سے دیکھ رہے تھے۔

جب شیطان بوڑھا ان کے قریب پہنچا تو وہ بھی رک گیا۔

"کہاں سے آئے ہو تم"؟ شیطان بوڑھے نے صرف اپنا تجسس دور کرنے کے لئے چھن چھنگو سے پوچھا کیونکہ ابھی تک اُسے طوطن کے بُت کی بتائی ہوئی بات پر یقین نہیں آیا تھا۔

"ہم آسمان سے اترے ہیں"۔ چھن چھنگو نے بڑی سنجیدگی سے جواب دیا۔

"اوہ! واقعی پھر تو تم کافی لذیر ہوگے"۔ شیطان بوڑھے نے ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے کہا۔

"تم کون ہو اور یہاں کیا کر رہے ہو"؟ چھن چھنگو نے پوچھا۔

"ارے تم تو سوال جواب کے چکر میں پڑ گئے

اور مجھے سخت بھوک لگی ہے"۔ شیطان بوڑھے نے
جھنجلاتے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر اس نے اپنا
بڑا سا ہاتھ تیزی سے چھن چھنگو کی طرف بڑھایا مگر
اسی لمحے چھن چھنگو نے اپنی چھوٹی سی انگلی اٹھاکر
اس کی طرف جھٹکی اور شیطان بوڑھے کو یوں محسوس
ہوا جیسے اس کا تمام جسم پتھر میں تبدیل ہوگیا ہو۔
صرف زبان حرکت کر سکتی تھی اور دماغ سوچ سکتا
تھا۔ باقی تمام جسم پتھر میں تبدیل ہوگیا تھا۔

"یہ کیا کردیا تم نے"؟ شیطان بوڑھے نے حیرت
بھرے لہجے میں کہا۔

"صرف تمہیں مفلوج کیا ہے۔ اب بتاؤ کون ہو تم؟
اور یاد رکھنا اگر جھوٹ بولا تو ہمیشہ کے لئے پتھر
بن جاؤ گے"۔ چھن چھنگو نے سخت لہجے میں کہا۔

"اوہ! تمہاری یہ جرأت کہ تم ایک حقیر انسان
ہوکر مجھے مفلوج کردو"۔ شیطان بوڑھے نے انتہائی
غصیلے لہجے میں کہا اور پھر اس نے تیزی سے منہ
ہی منہ میں کچھ پڑھا اور دوسرے لمحے اس کا جسم
حرکت میں آگیا۔ یوں لگتا تھا کہ جیسے نظر نہ آنے
والی رسیوں کے شکنجے سے اس کا جسم آزاد ہوگیا ہو

مگر اس سے پہلے کہ اس کا ہاتھ چھن چھنگو کی
گردن تک پہنچتا۔ چھن چھنگو نے بڑی پھرتی سے اپنا
ہاتھ فضا میں بلند کیا اور پھر اسے دائرے کی صورت
میں تیزی سے گھمانے لگا اور اس کے ہاتھ گھماتے
ہی دیوہیکل شیطان بوڑھا ایک جھٹکے سے فضا میں
بلند ہوا اور پھر یوں تیزی سے قلابازیاں کھانے لگا
جیسے کوئی چرخہ چل رہا ہو۔

"ارے ارے یہ کیا کر رہے ہو؟ یہ کیا کر رہے
ہو شیطان کی اولاد"؟ بوڑھے نے قلابازیاں کھاتے ہوئے
بھنچے بھنچے لہجے میں کہا۔

"میرے سوال کا جواب دو کہ کون ہو تم؟ ورنہ
تمام عمر اسی طرح فضا میں قلابازیاں کھاتے رہوگے"۔
چھن چھنگو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے
اپنا ہاتھ روک لیا مگر شیطان بوڑھا اسی طرح بدستور
قلابازیاں کھا رہا تھا بلکہ اب اس کی گردش میں
اور بھی تیزی آگئی تھی۔

"میرا نام شاتو ہے۔ میں مصر کے سب سے بڑے
اہرام شنجام کا بڑا پجاری ہوں اور دس ہزار سال
تک مُردہ رہنے کے بعد زندہ ہوا ہوں اور اس

صحرا میں رہتا ہوں۔ شیطان بوڑھے نے جلدی سے اپنے متعلق تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تم انسانوں پر ظلم کیوں کرتے ہو؟ لوگوں کا خون کیوں پیتے ہو؟ صحرا میں آنے والے قافلوں کو کیوں لوٹتے ہو"؟ چھن چھنگو نے دوسرا سوال کیا۔

"میں ایسا نہیں کرتا۔ تمہیں کسی نے غلط بتایا ہے"۔ بوڑھے نے قلابازیاں کھاتے ہوئے کہا۔

"میری اطلاع غلط نہیں ہوسکتی۔ میں یہاں آیا ہی اس لئے تھا کہ تمہارا خاتمہ کرسکوں۔ مگر میں تمہیں ایک موقع دینا چاہتا ہوں۔ اگر تم وعدہ کرو کہ آئندہ کسی پر ظلم نہ کروگے۔ کسی انسان کا خون نہ پیو گے۔ کسی قافلے کو نقصان نہ پہنچاؤ گے تو میں تمہاری جان بخش سکتا ہوں"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

چند لمحوں تک بوڑھا خاموش رہا۔ پھر بولا۔

"میں وعدہ کرتا ہوں۔ اب میری جان بخش دو"۔

"نہیں، تمہارے دل میں بدنیتی ہے۔ شجام اہرام کے تقدس کی قسم کھاکر وعدہ کرو"۔ چھن چھنگو نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اچھا میں شجام کے سب سے بڑے اہرام کے

تقدس کی قسم کھاکر وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ ایسا نہ کرونگا"۔ شیطان بوڑھے نے قسم کھاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں تم پر اعتبار کرتا ہوں مگر یاد رکھنا کہ اگر تم نے پھر کوئی شرارت کی تو میں تمہیں یقیناً ہلاک کر دونگا۔ میں تین چار روز تک اسی صحرا میں رہونگا"۔ چھن چھنگو نے کہا اور پھر اس نے اپنا ہاتھ اوپر اٹھا کر ایک جھٹکے سے نیچے کردیا۔ اور بوڑھا ایک دھماکے سے ریت پر آگرا۔

وہ چند لمحے ریت پر پڑا اپنا پھولا ہوا سانس ٹھیک کرتا رہا۔ پھر آہستہ آہستہ اٹھ کر بیٹھ گیا اس کا چہرہ خجالت، شرمندگی اور غصے سے سیاہ پڑگیا تھا۔ پھر دوسرے لمحے وہ چونک پڑا۔ جب اس نے دیکھا کہ چھن چھنگو اور پنگو بندر غائب ہوچکے تھے۔

"یہ آخر کیا چکر ہے؟ یہ مجھے کیا ہوگیا تھا؟ میں جو شجام کے سب سے بڑے اہرام کا سب سے بڑا پجاری اس بچے کے سامنے کیوں بےبس ہوگیا تھا"؟ بوڑھے نے غصے سے کھولتے ہوئے

ذہن سے سوچا مگر اُسے کوئی بات سمجھ میں نہ آئی۔ آخر وہ اٹھکر آہستہ آہستہ واپس اپنے اہرام کی طرف بڑھ گیا۔

اہرام داخل ہوکر وہ سیدھا ایک کونے کی طرف بڑھا اور پھر اس نے کونے میں ہڈیوں کے ڈھیر کو ایک طرف ہٹاکر اس کے نیچے سے ایک بہت پرانی کتاب نکالی۔ یہ کتاب کسی جانور کے چمڑے سے بنی ہوئی تھی اور اس پر سات رنگی روشنائی سے باریک باریک کچھ لکھا ہوا تھا۔

شیطان بوڑھے نے کتاب کو درمیان سے کھولا اور پھر منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ کر کتاب پر پھونک ماری تو کتاب پر لکھے ہوئے لفظ غائب ہوگئے

"اے مقدس کتاب! مجھے بتاؤ کہ یہ بچے اور بندر کون ہیں؟ کہاں سے آئے ہیں؟ اور ان کے پاس کونسی پُراسرار قوتیں ہیں؟ اور ان قوتوں کا توڑ کیا ہے"؟ بوڑھے نے کہا اور پھر کتاب پر جھک گیا۔ کتاب پر ایک بار پھر لفظ ابھر آئے۔ بوڑھا انہیں پڑھنے لگا۔

"شجام کے پجاری! اس بچے کا نام چھن چھنگو ہے

اور اس کے ساتھ جو بندر ہے اس کا نام چھنگو
ہے۔ ایک درویش بابا نے اسے بےپناہ قوتیں دے
رکھی ہیں اور پھر جادوستان کے بادشاہ نے اسے جادو
بھی سکھا دیا ہے۔ چونکہ تم نے چاکو کا منتر پڑھنا
مدتوں سے چھوڑ رکھا ہے اس لئے اس نے تم
پر قابو پالیا۔ اور ابھی تم نے وعدہ کرکے اپنی جان
چھڑالی ہے ورنہ اس وقت وہ تمہیں ہلاک بھی کر
سکتا تھا۔ اگر تم نے اس کا مقابلہ کرنا ہے تو
پھر پہلے تمہیں اس کی پُراسرار قوتوں کا توڑ کرنا پڑیگا
اور اس کے توڑ کی ایک صورت یہ ہے کہ تم
نخلستان شوکارو کی سب سے بڑی کھجور کے درخت
کا کانٹا توڑ لاؤ اور پھر اس کانٹے کی نوک چھن چھنگو
کی چھوٹی انگلی کے سرے پر چبھو دو۔ جیسے ہی
کانٹے کی نوک اس کی انگلی پر چبھے گی۔ چھن چھنگو
کی تمام قوتیں اس کا ساتھ چھوڑ جائیں گی۔ پھر
تم آسانی سے اُسے شکار کرسکتے ہو"۔

"اوہ! تو یہ بات ہے۔ مگر وہ تو چلاگیا ہے میں
اسے کہاں ڈھونڈوں"؟ شیطان بوڑھے نے سر ہلاتے
ہوئے کہا۔

"وہ اس وقت نخلستانِ جاورکا میں موجود ہے۔
اور وہاں وہ ایک دو روز تک رہے گا"۔ کتاب پر
لکھا ہوا نظر آیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں اس سے اب نپٹ لوں گا"۔
شیطان بوڑھے نے کہا اور پھر اس نے کتاب بند
کر دی۔

چھن چھنگو شیطان بوڑھے سے وعدہ لینے کے بعد سوچنے لگا کہ اب اُسے کہاں جاکر دو چار دن رہنا چاہیئے تاکہ ایک تو وہ صحرا کے دن رات کا لطف اٹھا سکے اور دوسرا شیطان بوڑھے کے وعدے کے متعلق بھی معلوم ہو جائے گا کہ آیا وہ اپنے وعدے پر قائم بھی رہتا ہے یا نہیں۔

یہی سوچتے سوچتے اسے خیال آگیا کہ بوڑھے شرباز نے صحرا میں نخلستانوں کا ذکر کیا تھا۔ چنانچہ اس نے کسی نخلستان میں جانے کا ارادہ کیا اور پھر پنگلو کا بازو پکڑ کر اُسے آنکھیں بند کرنے کا اشارہ کیا۔ دوسرے لمحے ان کے پیروں تلے سے زمین غائب ہوگئی۔

چند لمحوں بعد جب اس کے پیر دوبارہ زمین پر لگے تو اس نے آنکھیں کھول دیں اور دوسرے لمحے اس کا دل اللہ تعالیٰ کی قدرتوں اور رحمتوں پر جھوم اٹھا۔ اس نے دیکھا کہ لق و دق صحرا کے درمیان میں ٹھنڈے پانی کا ایک چشمہ تھا اور اس کے اردگرد دُور دُور تک کھجور کے درخت پھیلے ہوئے تھے۔ کھجور کے درختوں کے ساتھ ساتھ کچھ اور بھی گھنے اور خوبصورت درخت تھے جن کی چھاؤں بیحد ٹھنڈی تھی چنانچہ چھن چھنگو نے بڑے اطمینان سے پہلے چشمے کے پانی سے منہ دھویا۔ پھر خوب جی بھرکر پانی پینے کے بعد وہ ایک درخت کے تنے سے پشت لگاکر لیٹ گیا اور اس نے بڑے اطمینان سے آنکھیں بند کرلیں اور پنگلو بندر باقاعدہ چشمے کے پانی سے نہانے میں مصروف ہوگیا۔

چھن چھنگو نے آنکھیں بند کرکے دل ہی دل میں بندر بابا کا تصوّر کیا اور دوسرے لمحے بندر بابا کی آواز اس کے کانوں میں سنائی دی۔

"چھن چھنگو بیٹے! مجھے معلوم ہے کہ تم نے شیطان بوڑھے کو بےبس کردیا تھا اور پھر اس سے وعدہ

لیکر اسے چھوڑ دیا"۔

"ہاں بندر بابا! میں نہیں چاہتا کہ یکدم کسی انسان کو ختم کردوں۔ چاہے وہ کتنا ہی بُرا کیوں نہ ہو، اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ اُسے ایک موقع دوں۔ اگر اس نے اب بھی وعدہ خلافی کی تو پھر ظاہر ہے کہ میں اسے اس کے انجام تک پہنچا دونگا"۔ چھن چھنگو نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے بیٹے! تم نے جو کچھ کیا اپنی سمجھ اور عقل کے مطابق کیا ہے۔ میں کچھ زیادہ تمہیں نہیں کہہ سکتا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے کاموں میں دخل نہیں دینا چاہیئے۔ لیکن اتنا ضرور کہوں گا کہ انتہائی ہوشیاری کی ضرورت ہے۔ معاملہ اتنی جلدی ختم نہیں ہوگا جتنی جلدی تم نے اسے ختم کرنے کی کوشش کی ہے۔ بہرحال میں تمہاری کامیابی کے لئے دعا کروں گا۔ خدا حافظ"۔ بندر بابا نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس کی آواز آنی بند ہوگئی۔

چھن چھنگو نے آنکھیں کھول دیں۔ اس کی آنکھوں سے تشویش ظاہر ہورہی تھی۔ بندر بابا نے جس انداز میں بات کی تھی اس سے صاف ظاہر ہورہا

تھا کہ بندر بابا کو اس کا شیطان بوڑھے کو چھوڑ دینے کا اقدام پسند نہیں آیا تھا مگر وہ اپنی فطرت سے مجبور تھا۔ چند لمحوں تک وہ بیٹھا کچھ سوچتا رہا پھر اس نے پنگلو سے مخاطب ہوکر کہا۔

"پنگلو! میں اب سو رہا ہوں۔ تم ذرا ہوشیار رہنا کہیں وہ شیطان بوڑھا بےخبری میں ہمیں مار نہ ڈالے"۔

"تم بےفکر ہوکر سو جاؤ چھنگو! شیطان بوڑھا ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ کیا اُسے اتنی جلدی قلابازیاں کھانا بھول جائیں گی"۔ پنگلو نے ہنستے ہوئے کہا اور پھر چھن چھنگو نے بھی مسکرا کر آنکھیں بند کرلیں۔ تھوڑی دیر بعد وہ گہری نیند سوچکا تھا۔

پنگلو بندر خوب جی بھرکر نہاتا رہا۔ پھر جب نہانے سے اس کا دل بھر گیا تو وہ چھلانگ لگا کر کھجور کے درخت پر چڑھ گیا۔ کھجور کا یہ درخت باقی تمام درختوں میں سب سے اونچا تھا اور اس پر پکی ہوئی کھجوروں کے گوشے لٹک رہے تھے۔ پنگلو نے درخت کی چوٹی پر جاکر بڑے مزے سے چُن چُن کرپکی ہوئی کھجوریں کھانا شروع کر دیں۔ کھجوریں چونکہ

بے حد لذیذ تھیں اس لئے وہ کھجوریں کھانے میں
اتنا مصروف ہوا کہ اسے اردگرد کے ماحول کا کچھ
ہوش نہ رہا۔ اور پھر اس وقت وہ بُری طرح چونک
پڑا جب اس نے نیچے ایک گرجدار قہقہے کی آواز
سنی۔ اس نے چونک کر نیچے دیکھا اور دوسرے لمحے
اسے حیرت اور خوف کا اتنا جھٹکا لگا کہ اس کی
گرفت درخت کے تنے پر سے ختم ہوگئی اور وہ
سر کے بل زمین کی طرف گرتا چلاگیا۔ اب یہ اس
کی خوش قسمتی تھی کہ اس درخت کے عین نیچے
پانی کا چشمہ تھا۔ اس لئے وہ سیدھا پانی میں جاگرا۔
پہلے تو وہ گرنے کے زور کی وجہ سے پانی کے
اندر تہہ میں اترتا چلاگیا مگر جلد ہی پانی نے اُسے
اوپر کی طرف اچھال دیا۔ اور پھر جیسے ہی اس کا
سر پانی سے باہر نکلا۔ اچانک اس کے جسم کو ایک
جھٹکا لگا اور اسے یوں محسوس ہوا کہ جیسے اس کی
دبلی پتلی گردن کسی آہنی شکنجے میں آگئی ہو اور پھر
وہ فضا میں لٹکتا چلا گیا۔ اور پھر یہ دیکھ کر اس
کا خون خشک ہوگیا کہ وہ شیطانی بوڑھے کے ایک
ہاتھ میں کسی گڑیا کی طرح لٹک رہا ہے جبکہ اس کے

دوسرے ہاتھ میں اسی کے سے انداز میں چھن چھنگو
لٹک رہا تھا۔ چھن چھنگو کے چہرے پر شدید تکلیف
کے آثار تھے۔ شاید شیطان بوڑھے کی گرفت اس کی
گردن پر کچھ ضرورت سے زیادہ ہی دباؤ ڈال رہی
تھی۔

"اب بتاؤ چھن چھنگو! تمہاری وہ پُراسرار طاقتیں کہاں
گئیں"؟ شیطان بوڑھے نے خوفناک قہقہہ لگاتے ہوئے
کہا۔ اس کی آنکھیں فاتحانہ انداز میں چمک رہی تھیں
اور بڑے بڑے ہاتھی جیسے کان خوشی کے مارے لرز
رہے تھے۔

"م مگر تم نے تو وعدہ کیا تھا"۔ چھن چھنگو نے
بھنچی بھنچی آواز میں کہا۔

"وعدہ! ہا ہا وعدہ۔ ہاں وعدہ ضرور کیا تھا۔
کیونکہ اس وقت مجھے تمہاری ان طاقتوں کا علم نہ تھا
اور پھر میری یہ خوش قسمتی ہے کہ جب میں نخلستان
شوکارو کی سب سے بڑی کھجور کے درخت کا کانٹا
توڑ کر تمہارے پاس پہنچا تو تم گہری نیند سوئے
ہوئے تھے اور اس طرح میں نے بغیر کسی رکاوٹ کے
کانٹے کی نوک تمہاری چھوٹی انگلی کے سرے پر چبھو

دی۔ اب تمہاری تمام طاقتیں ختم ہو چکی ہیں اس لئے میرا وعدہ بھی ان کے ساتھ ہی ختم ہو گیا۔" شیطان بوڑھے نے بات ختم کر کے ایک بار پھر شیطانی انداز میں قہقہہ لگایا۔

"اب تمہارا کیا ارادہ ہے"؟ چھن چھنگو نے بڑے مایوس لہجے میں پوچھا۔

"ارادہ کیا ہونا ہے۔ اب میں تمہیں اپنے اہرام میں لے جاؤنگا اور پھر بڑے اطمینان سے بیٹھ کر دعوت اڑاؤں گا"۔ شیطان بوڑھے نے جواب دیا۔ اب وہ لمبے لمبے قدم اٹھاتا نخلستان سے نکل کر صحرا میں چل رہا تھا۔

اسی لمحے پنگو کے ذہن میں شیطان بوڑھے کی گرفت سے آزاد ہونے کی ایک ترکیب آ ہی گئی اور اس نے اس پر عمل کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ چونکہ اس کے بازو اور ٹانگیں آزاد تھیں اور شیطان بوڑھے نے اسے اٹھا رکھا تھا اس لئے اس نے اندازہ لگا لیا کہ اس کا ہاتھ بوڑھے کی آنکھوں تک پہنچ جائے گا۔ چنانچہ اس نے اچانک جھپٹ کر اپنا پنجہ پوری قوت سے شیطان بوڑھے کی دائیں آنکھ پر مارا۔ گو اس

کا پنجہ پوری طرح شیطان بوڑھے کی آنکھ تک نہ پہنچ سکا۔ مگر اس کا یہ فائدہ ضرور ہوا کہ اچانک آنکھ کے قریب ضرب لگنے سے وہ یکدم بوکھلا گیا اور اسی بوکھلاہٹ میں فطری طور پر اس کے دونوں ہاتھوں کی گرفت کھل گئی اور چھن چھنگو اور پنگو بندر دونوں نیچے ریت پر آگرے۔ شیطان بوڑھے نے ایک لمحے کے لئے اپنی آنکھ ملی۔

"بھاگو"۔ چھن چھنگو نے چیخ کر کہا اور وہ دونوں سرپٹ بھاگ پڑے۔

شیطان بوڑھے نے غصے کی شدت سے ایک خوفناک دھاڑ ماری اور پھر وہ تیزی سے ان کے پیچھے بھاگ پڑا۔ ریت کی وجہ سے چھن چھنگو اور پنگو دونوں کو بھاگنے میں بیحد تکلیف ہو رہی تھی مگر وہ شیطان[1] بوڑھا تو کسی اونٹ کی طرح انتہائی تیز رفتاری سے ان کے پیچھے بھاگا چلا آرہا تھا اور شائد اب دو یا تین لمحوں کی دیر تھی کہ وہ انہیں دوبارہ پکڑ لیتا مگر اچانک سائیں کی آواز سنائی دی اور دوسرے لمحے ان دونوں کے جسم فضا میں اٹھتے چلے گئے اور وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ وہ ایک مضبوط جال میں

۱۔ اس کیلئے دیکھئے سرورق پر شیطان بوڑھا، چھن چھنگو اور پنگو بندر

الجھے ہوئے فضا میں تیزی سے اٹھتے چلے جارہے تھے اور پھر چھن چھنگو نے سر اٹھایا تو وہ یہ دیکھ کر اور بھی زیادہ حیران ہوگیا کہ فضا میں بڑے بڑے سنہری پروں والا ایک خوبصورت مور بڑی تیز رفتاری سے پرواز کررہا تھا۔ اس مور پر ایک خوبصورت لڑکی بیٹھی ہوئی تھی اور اس نے دونوں ہاتھوں سے وہ جال تھام رکھا تھا جس میں وہ دونوں الجھے ہوتے تھے۔ چھن چھنگو نے فوراً ہی نیچے دیکھا تو اُسے دُور شیطان بوڑھا حیرت سے منہ پھاڑے آسمان کی طرف تکتا نظر آیا۔ ایک لمحے سے بھی کم عرصہ میں بوڑھا اس کی نظروں سے غائب ہوگیا۔ سنہری پروں والے مور کی رفتار حیرت انگیز حد تک تیز تھی۔

چھن چھنگو اور پنگو اسی طرح جال میں لٹکے نجانے کتنی دیر تک سفر کرتے رہے۔ حتیٰ کہ صحرا ختم ہوگیا اور پھر تھوڑی ہی دیر بعد ایک سفید رنگ کے خوبصورت محل کے آثار نظر آنے لگے۔ جلد ہی مور اس خوبصورت محل کی چھت پر اتر گیا جبکہ اس کے اترنے سے چھن چھنگو اور پنگو کو زمین پر ایک جھٹکے سے گرنے کا مزہ اٹھانا پڑا۔

مور پر سوار لڑکی تیزی سے نیچے اتری اور پھر اس نے ان دونوں کو جال کی قید سے آزاد کرتے ہوئے کہا۔

"تم دونوں وہاں صحرا میں کیا کرتے پھر رہے تھے"؟ لڑکی کے لہجے میں حیرت تھی۔

"ہم وہاں سیر کرنے گئے تھے"۔ چھن چھنگو نے طنزیہ لہجے میں جواب دیا۔

"اور وہاں وہ شیطان بوڑھا تمہارے پیچھے لگ گیا۔ شکر کرو کہ میری نظر بروقت تم پر پڑ گئی اور میں تمہیں اٹھا لائی۔ ورنہ اب تک تم دونوں اس کے پیٹ میں پہنچ چکے ہوتے"۔ لڑکی نے مسکرا کر کہا۔

"ہاں تمہارا بہت بہت شکریہ کہ تم نے ہم دونوں کی جان بچائی ہے مگر یہ تمہارا مور کس قسم کا ہے؟" چھن چھنگو نے پوچھا۔

"اوہ! یہ جادو کا مور ہے۔ میں اکثر اس پر سوار ہوکر صحرا کی سیر کرتی ہوں"۔ لڑکی نے جواب دیا۔

"تو کیا تم جادوگر ہو"؟ چھن چھنگو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں، میرا باپ کا سب سے بڑا جادوگر ہے۔ اسی نے یہ مور میرے حوالے کیا ہے۔ آؤ میرے ساتھ، میں تمہیں اپنے باپ سے ملواؤں۔ وہ بہت نیک دل آدمی ہیں۔ وہ میرے اس کارنامے سے بہت خوش ہوں گے کہ میں نے شیطان بوڑھے سے تم دونوں کو بچالیا ہے"۔ لڑکی نے جواب دیا۔ اور پھر

وہ ان دونوں کو لئے تیزی سے سیڑھیاں اترتی چلی گئی۔ جلد ہی وہ ایک کمرے میں پہنچ گئے۔ کمرے میں ایک خوبصورت سنہری کرسی پر ایک گنجے سر والا دبلا پتلا آدمی بیٹھا ایک موٹی سی کتاب پڑھنے میں مصروف تھا۔ اس نے سرخ رنگ کا لبادہ اوڑھ رکھا تھا۔ قدموں کی آواز سُن کر اس نے نظریں اٹھائیں اور پھر لڑکی کے ساتھ چھن چھنگو اور پنگو کو دیکھ کر اس کی آنکھوں میں حیرت اُبھر آئی۔

"شالی! یہ دونوں کون ہیں"؟ اس نے قدرے ناگوار لہجے میں پوچھا۔

اور پھر اس کی لڑکی جس کا نام شالی تھا، نے تفصیل سے تمام واقعات اُسے سنا دیئے۔

"اوہ! تو یہ بات ہے۔ بہرحال تم نے ایک نیک کام کیا ہے۔ مگر یہ بات سمجھ میں نہیں آئی کہ یہ لڑکا صحرا کے وسط میں کیسے جا پہنچا"؟ اس نے چھن چھنگو کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"میرا نام چھن چھنگو ہے اور یہ میرا دوست پنگو بندر ہے۔ ہم اس صحرا میں شیطان بوڑھے کا خاتمہ کرنے کے لئے گئے تھے"۔ چھن چھنگو نے اپنا اور پنگو کا

تعارف کراتے ہوئے کہا۔
"شیطان بڑھے کا خاتمہ اور تم کرنے گئے تھے؟"
شاملی کے باپ نے بے اختیار قہقہہ مارتے ہوئے کہا۔
"آپ شائد میری عمر اور جسم کی وجہ سے ہنس رہے ہیں۔ اگر ایسی بات ہے تو آپ ہنس سکتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ نے ظالموں سے نمٹنے کے لئے مجھے کچھ پُراسرار طاقتیں عطا کی ہوئی ہیں اور میں نے اب تک بلامبالغہ سینکڑوں خوفناک ظالموں کا خاتمہ کر دیا ہے۔"
چھن چھنگو نے بڑی سنجیدگی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"اوہو! شائد تم دن میں خواب دیکھتے رہتے ہو"۔
شاملی کا باپ بدستور طنزیہ لہجے میں بات کر رہا تھا۔
"ابا جان! ہوسکتا ہے کہ چھن چھنگو صحیح کہہ رہا ہو آپ تو بہت بڑے جادوگر ہیں۔ آپ خود اس بات کا اندازہ نہیں کرسکتے"۔ شاملی نے اچانک مداخلت کرتے ہوئے کہا۔
"ارے ہاں مجھے تو اس کا خیال تک نہ آیا تھا"۔
شاملی کے باپ نے کہا اور پھر اس نے آنکھیں بند کرکے منہ ہی منہ میں کچھ بڑبڑانا شروع کردیا۔ اور پھر اچانک اس نے آنکھیں کھول دیں۔ اس بار اس کے

چہرے پر شدید حیرت کے آثار اُبھر آئے تھے۔
"اوہ چھن چھنگو! تم تو واقعی عظیم ہو۔ اوہو تم کھڑے کیوں ہو۔ آؤ بیٹھو"۔ شاملی کے باپ کا رویہ یکسر بدل گیا تھا۔
شاملی حیرت سے اپنے باپ کو دیکھ رہی تھی جس نے اچانک گرگٹ کی طرح رنگ بدل لیا تھا۔
"شاملی! کسی ملازم سے کہو کہ شربت لے آئے۔ یہ تو میری خوش قسمتی ہے کہ چھن چھنگو ہمارے گھر آگیا ہے"۔ شاملی کے باپ نے شاملی سے مخاطب ہوکر کہا۔
"مگر ابا جان"۔ شاملی نے کچھ نہ سمجھتے ہوئے کہا۔
"ہاں بیٹے! چھن چھنگو عظیم شخصیت ہے۔ میرے علم نے مجھے بتایا ہے کہ چھن چھنگو کے پاس پُراسرار طاقتیں تھیں جو اب چھن چکی ہیں۔ مگر اس کے پاس جادو کا بہت سارا علم ہے۔ جادوستان کے بادشاہ نے اپنا تمام علم تحفے کے طور پر چھن چھنگو کو دے دیا تھا۔ بہرحال چھن چھنگو عظیم ہے"۔ شاملی کے باپ نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔
"اوہ! مگر یہ شیطان بوڑھے کے مقابلے میں تو یوں بھاگ رہے تھے جیسے ان کے پاس کچھ بھی نہ

ہوۓ۔ شاملی نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔
"ہاں بیٹی! تمہیں تو علم ہے کہ جادو کی طاقت
شیطان بوڑھے پر اثر نہیں کرسکتی اور شیطان بوڑھے
نے چھن چھنگو کی پُراسرار طاقتیں کانٹا چبھو کر غائب
کر دی تھیں"۔ شاملی کے باپ نے کہا۔
"مگر ایک بات میری سمجھ میں نہیں آئی کہ
اس کی طاقتیں شاملی کے خلاف حرکت میں کیوں
نہیں آئیں"۔ چھن چھنگو نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔
"میں نے شیطان بوڑھے کے خلاف بہت کام
کیا ہے۔ مصر میں اس وقت مجھ سے بڑا کوئی
جادوگر نہیں ہے۔ مگر میں آخرکار اس نتیجے پر
پہنچا ہوں کہ شیطان بوڑھے پر جادو کا اثر نہیں
ہوتا۔ البتہ اس بات کا پتہ چل گیا ہے کہ
شیطان بوڑھے کی پُراسرار طاقتیں اس وقت کام
کرتی ہیں جب تک اس کے پیر زمین پر ٹکے
رہیں۔ اگر اس کے پیر زمین سے اٹھ جائیں تو
پھر اس کی طاقتیں کام چھوڑ دیتی ہیں۔ اس
کے علاوہ وہ صرف اس شخص پر اپنی طاقتوں کا
وار کرسکتا ہے جس کا رابطہ کسی نہ کسی طرح

زمین سے جڑا ہوا ہو۔ مثال کے طور پر گھوڑے
یا اونٹ پر سوار کوئی شخص یا کسی درخت پر
چڑھا ہوا کوئی شخص بھی اسی طرح اس کے وار
کی زد میں ہوتا ہے جس طرح زمین پر کھڑا
ہوا شخص۔ چونکہ شاملی جادو کے مور پر سوار تھی
اور اس کا رابطہ زمین سے نہیں تھا اس لئے
شیطان بوڑھے کی پُراسرار طاقتیں اس پر کوئی اثر
نہ کرسکیں۔ ایک اور بات یہ کہ شیطان بوڑھے
کی طاقتیں صرف صحرا کی حدود کے اندر کام دیتی
ہیں۔ صحرا کی حدود سے باہر وہ کچھ نہیں کرسکتا
اس لئے وہ صحرا میں رہنے پر مجبور ہے"۔ شاملی
کے باپ مے پوری تفصیل سے شیطان بوڑھے کے
متعلق بتلایا۔
"مگر اس طرح بھی تو ہوسکتا تھا کہ جس طرح
شاملی نے جال کی مدد سے ہمیں اٹھالیا تھا اسی
طرح ایک مضبوط جال کی مدد سے شیطان بوڑھے
کو بھی زمین سے اٹھایا جاسکتا تھا"۔ چھن چھنگو
نے کہا۔
"ہم نے بھی اس پہلو پر سوچا تھا مگر شیطان

بوڑھے کی پُراسرار قوتیں اتنی طاقتور ہیں کہ ہم کسی
طرح بھی اس کے پیر زمین سے نہ اکھاڑ سکے"۔
شالی کے باپ نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے۔ آپ کا بہت بہت شکریہ کہ
آپ نے مجھے شیطان بوڑھے کے متعلق اہم معلومات
مہیا کی ہیں۔ آپ بےفکر رہیں۔ میں اس شیطان
بوڑھے کا وہ حشر کرونگا کہ دنیا دیکھے گی"۔
چھن چھنگو نے بڑے پُراعتماد لہجے میں کہا۔

" اگر تم ایسا کرنے میں کامیاب ہوجاؤ تو یہ ہم
سب پر بہت بڑا احسان ہوگا۔ اگر میری مدد
کی ضرورت ہو تو میں حاضر ہوں"۔ شالی کے باپ
نے کہا۔

" آپ کا شکریہ! بہرحال پہلے تو میں نے اپنی
صلاحیتوں کو بحال کرنا ہے۔ اب آپ مجھے اجازت
دیں۔ میں ذرا آرام کروں گا"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

" ہاں! آؤ میں تمہیں تمہارے کمرے میں پہنچا دوں
ویسے بھی رات ہونے والی ہے"۔ شالی کے باپ نے
کہا اور پھر وہ چھن چھنگو اور پنگو کی رہنمائی کرتا
ہوا انہیں ایک بڑے کمرے میں لے آیا۔

" یہ تمہارا کمرہ ہے۔ تم غسل کرکے ذرا آرام کرلو۔
کھانا لگنے میں ابھی تھوڑی دیر ہے۔ ملازم تمہیں اطلاع
دے دیگا"۔ شالی کے باپ نے کہا۔

" آپ کا شکریہ! میں کھانا نہیں کھاؤنگا۔ اب آپ
سے صبح ہی ملاقات ہوگی"۔ چھن چھنگو نے کہا اور
شالی کا باپ اثبات میں سر ہلاتے ہوئے واپس
مڑ گیا۔

شالی کے باپ کے جانے کے بعد چھن چھنگو
کمرے میں بچھے ہوئے ایک بڑے پلنگ پر لیٹ
گیا اور اس نے آنکھیں بند کرکے بندر بابا سے
رابطہ قائم کرنے کی کوششیں شروع کردیں۔

شیطان بوڑھا بڑی بےبسی کے عالم میں چھن چھنگو
اور پنگو کو جال میں لپٹ کر فضا میں پرواز
کرتے ہوئے دیکھتا رہا۔ اس کا چہرہ غصّے اور
دہشت کی شدت سے بگڑ کر رہ گیا تھا۔ شکار اس
کے ہاتھ سے نکل گیا تھا اور وہ سوائے پیر
پٹخنے اور دانت پیسنے کے اور کچھ نہ کر سکا
تھا۔

جب چھن چھنگو اور سنہری مور شیطان بوڑھے
کی نظروں سے غائب ہوگئے تو وہ آہستہ آہستہ
واپس مڑا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا اپنے
اہرام کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

اہرام میں پہنچ کر اس نے کونے میں پڑی

ہوئی وہی پرانی سی کتاب اٹھائی اور اسے کھول
کر کہنے لگا۔

"اے مقدس کتاب! مجھے بتاؤ کہ یہ بچّہ اور
بندر کہاں گئے ہیں اور ان کے اب کیا ارادے
ہیں"؟

دوسرے لمحے کتاب پر الفاظ ابھر آئے اور
شیطان بوڑھے نے انہیں پڑھنا شروع کردیا۔ کتاب
میں لکھا ہوا تھا۔

"شیطان کے پجاری! تم نے چھن چھنگو کی پُراسرار
صلاحیتوں کا توڑ تو آسانی سے کرلیا مگر وہ تمہارے
ہاتھ سے نکل جانے میں کامیاب ہوگیا ہے اور
ابھی وہ مصر کے سب سے بڑے جادوگر حاتم
کے گھر میں ہے۔ وہ کوشش کرے گا کہ اپنی
صلاحیتیں واپس حاصل کرلے اور اُسے اپنی صلاحیتیں
واپس لینے کے لئے پھر اسی نخلستان میں جانا
پڑے گا جہاں سے تم نے کانٹا توڑا تھا اور
اسی کھجور کا کانٹا ہی اس کی صلاحیتیں واپس
لاسکتا ہے۔ اس لئے اب تم ایسا کرو کہ اس
نخلستان میں جاکر چھپ جاؤ اور جب چھن چھنگو

وہاں آئے تو تم اس کو پکڑ لینا اور ہلاک کر دینا"۔

"مقدس کتاب! اوّل تو میں اُسے پکڑ لینے میں کامیاب ہو جاؤں گا۔ لیکن اگر میں ایسا نہ کر سکوں اور چھن چھنگو اپنی صلاحیتیں واپس حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے تو پھر مجھے کیا کرنا پڑے گا"؟ شیطان بوڑھے نے کہا اور پھر جھک کر دوبارہ کتاب پڑھنے لگا۔ کتاب میں لکھا تھا۔

"شجام کے پجاری! اگر چھن چھنگو اپنی پُر اسرار صلاحیتیں واپس حاصل کرنے میں کامیاب ہوگیا تو تمہارے پاس اس کے سوا اور کوئی چارہ باقی نہ رہے گا کہ تم سوتا دیلولا کی دلدل میں غوطہ لگاکر اس کی تہہ میں موجود چاکی مچھلی کا کانٹا حاصل کرو اور اس کانٹے کو چھن چھنگو کی گردن میں چبھو دو۔ پھر چھن چھنگو کی صلاحیتیں نہ صرف ختم ہو جائیں گی بلکہ وہ پھر یہ صلاحیتیں واپس حاصل بھی نہ کر سکے گا"۔

"بہت بہت شکریہ مقدس کتاب"۔ شیطان بوڑھے
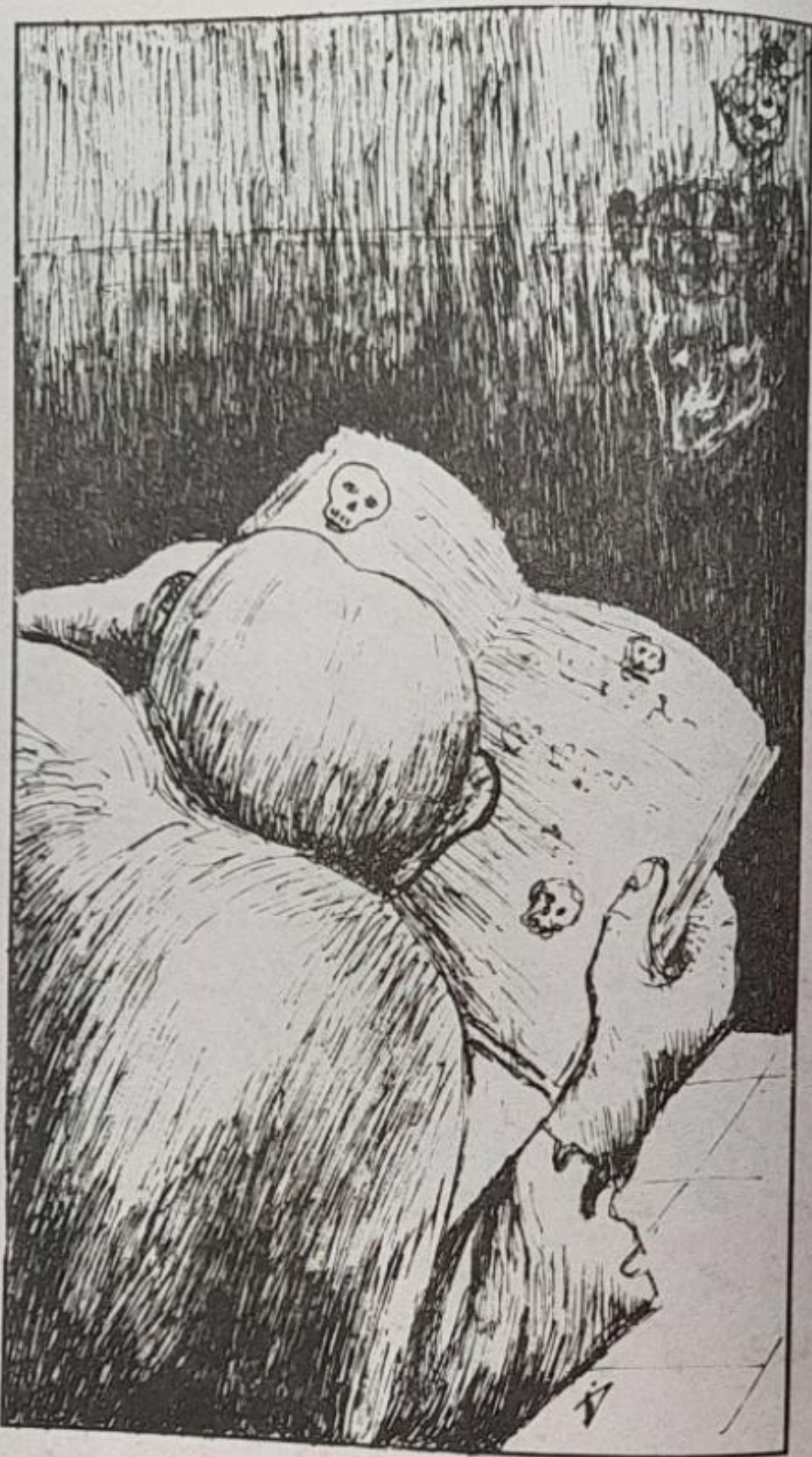
نے بڑے مطمئن انداز میں کتاب بند کرتے ہوئے کہا اور پھر کتاب کونے میں رکھ کر وہ کچھ سوچنے لگا۔

وہ اصل میں سوچ رہا تھا کہ کیا پہلے وہ نخلستان میں جاکر چھن چھنگو کو پکڑے یا پہلے سوناڈیولا کی دلدل میں غوطہ لگاکر چاکی مچھلی کا کانٹا حاصل کرے۔ اور پھر سوچ سوچ کر اس نے فیصلہ کیا کہ اسے پہلے کانٹا حاصل کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اُسے یقین تھا کہ چھن چھنگو رات کو نخلستان نہیں آئے گا وہ اس کے لئے دن کی روشنی کا سہارا لے گا جبکہ وہ رات کو کانٹا حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے گا۔ اس طرح صبح کو جب وہ نخلستان پہنچے گا تو اس کے پاس چھن چھنگو کے مقابلے میں دوہری کامیابی حاصل ہوگی۔ چنانچہ یہ فیصلہ کرتے ہی شیطان بوڑھا تیزی سے اہرام سے باہر نکلا اور پھر انتہائی تیزی سے دوڑتا ہوا اس طرف بڑھنے لگا جدھر سوناڈیولا کی مشہور دلدل موجود تھی۔ وہ جلد از جلد دلدل تک پہنچنا چاہتا تھا اور اس کی رفتار لمحہ بہ لمحہ بڑھتی چلی جارہی تھی۔

تقریباً ایک گھنٹے تک مسلسل دوڑنے کے بعد وہ سوناڈیولا کی دلدل کے قریب پہنچ گیا۔ یہ دلدل صحرا کے عین وسط میں موجود تھی۔ دلدل کے چاروں طرف اونچی اونچی پہاڑیاں تھیں۔ ان پہاڑیوں کے درمیان وہ خوفناک دلدل تھی جس کی سطح اس طرح ابل رہی تھی جس طرح اس دلدل کی تہہ میں زبردست آگ جل رہی ہو۔

شیطان بوڑھے نے کچھ دیر بڑے غور سے دلدل کا جائزہ لیا۔ پھر منہ ہی منہ میں ایک منتر پڑھ کر اس نے اپنے ہاتھوں پر پھونک ماری اور پھر ہاتھوں کو اپنے پورے جسم پر پھیر دیا۔ اس کے بعد اس نے بڑے اطمینان سے ایک پہاڑی کی چوٹی سے دلدل میں چھلانگ لگا دی اس کا بھاری بھر کم جسم فضا میں تیرتا ہوا خوفناک دلدل کی طرف بڑھنے لگا۔

چھن چھنگو نے پلنگ پر لیٹتے ہی آنکھیں بند کیں اور بندر بابا سے رابطہ قائم کرنے کی کوششیں شروع کردیں۔

تھوڑی دیر بعد ہی بندر بابا کی آواز چھن چھنگو کے کانوں میں پڑی اور چھن چھنگو کے چہرے پر اطمینان کے آثار چھاگئے۔

"بندر بابا! آپ کو تو پتہ ہوگا کہ میں کس مشکل میں پھنس گیا ہوں۔ میری مدد کریں"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"چھن چھنگو! تمہاری غفلت نے تمہیں بہت زیادہ نقصان پہنچایا ہے۔ اگر حاتم جادوگر کی بیٹی شاملی تمہیں بروقت جال میں نہ اٹھا لیتی تو تم شیطان

بوڑھے کے ہاتھوں ختم ہو جاتے۔ میں نے تمہیں پہلے ہی بتایا تھا کہ شیطان بوڑھے کے مقابلے میں تمہیں اپنا دماغ ہر وقت حاضر رکھنا ہوگا۔ اب میں تمہیں بتاؤں کہ تمہاری صلاحیتیں صرف اس وقت ہی واپس آسکتی ہیں جب کہ تم نخلستان شوکارو کی سب سے بڑی کھجور کا کانٹا توڑ کر دوبارہ اپنی اسی انگلی میں مارو جہاں پر شیطان بوڑھے نے کانٹا چبھویا تھا۔ صرف اسی طرح ہی تم اپنی صلاحیتیں واپس حاصل کرسکتے ہو مگر اس کے ساتھ ہی ایک بات اور بتاؤں کہ شیطان بوڑھا صحرا کے وسط میں موجود سوتا دیولا کی دلدل کی تہہ میں چاکی مچھلی کا کانٹا حاصل کرنے کی کوشش کرے گا اور یہ کانٹا حاصل کرنے کے بعد وہ اسے تمہاری گردن میں چبھونے کی کوشش کرے گا اور اگر وہ ایسا کرنے میں کامیاب ہوگیا تو پھر تمہاری صلاحیتیں ہمیشہ کے لئے ختم ہوجائیں گی اس لئے تمہیں بیحد ہوشیار اور چوکنا رہنے کی سخت تاکید ہے"۔ بندر بابا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"شکریہ بندر بابا! مجھ سے واقعی غفلت ہوئی ہے
اب میں ہوشیار رہوں گا۔" چھن چھنگو نے کہا اور
پھر اس نے آنکھیں کھول دیں۔

چھن چھنگو اب سوچ رہا تھا کہ نخلستان شوکارو
کانٹا حاصل کرنے کے لئے کس وقت جائے۔ کبھی
وہ سوچتا کہ اسی وقت چل دے۔ کبھی وہ سوچتا کہ
دن چڑھنے کا انتظار کرے۔

اچانک سوچتے سوچتے اسے خیال آیا کہ وہ یہ
دیکھے کہ شیطان بوڑھا اس وقت کیا کر رہا ہے؟
اور کیا سوچ رہا ہے؟ چنانچہ اس نے اس بات
کا پتہ چلانے کے لئے جادو کی طاقت کا سہارا
لینے کا فیصلہ کیا اور پھر تیزی سے ایک منتر
پڑھ کر اس نے زور سے سامنے والی دیوار پر
پھونک ماری۔

دوسرے لمحے دیوار کا ایک حصہ سکرین کی
طرح روشن ہوگیا۔ سکرین پر اہرام کا اندرونی منظر
نظر آرہا تھا۔

چھن چھنگو نے دیکھا کہ شیطان بوڑھا ایک پرانی
سی کتاب کھولے اس پر جھکا ہوا ہے۔ کتاب کے

الفاظ چھن چھنگو کو بھی صاف نظر آرہے تھے مگر
زبان ایسی تھی جسے وہ نہ پڑھ سکتا تھا۔

چھن چھنگو نے تیزی سے ایک اور منتر پڑھکر
پھونک ماری تو اس کتاب پر لکھے ہوئے الفاظ
سمجھ میں آنے لگ گئے۔ اور پھر اس نے پڑھا
کہ سوتا دیولا کی دلدل کی تہہ میں چاکی مچھلی کے
کانٹے کے متعلق ہدایات لکھی ہوئی تھیں۔ پھر دیکھتے
ہی دیکھتے شیطان بوڑھے نے کتاب بند کرکے اہرام
کے کونے میں رکھ دی۔ اور اب وہ کچھ سوچ
رہا تھا۔

چھن چھنگو نے جادو کی مدد سے شیطان بوڑھے
کی سوچ پڑھنی شروع کردی اور پھر اُسے شیطان
بوڑھے کے فیصلے کے متعلق علم ہوگیا کہ وہ ابھی
سوتا دیولا کی دلدل سے کانٹا حاصل کرنا چاہتا ہے۔
چھن چھنگو شیطان بوڑھے کی ہمت اور ذہانت پر
حیران رہ گیا۔ پھر اس نے ایک اور منتر پڑھ کر
پھونک ماری تو سکرین پر موجود منظر بدل گیا۔ اب
اس کے سامنے اونچی اونچی پہاڑیوں کے درمیان
میں موجود دلدل نظر آنے لگی۔ اور وہ دلدل کا

محل وقوع دیکھ کر حیران رہ گیا۔

دوسرے لمحے اس کے دماغ میں ایک ترکیب آگئی اور وہ خوشی سے اچھل پڑا۔ اس نے پھونک مار کر سکرین کو تاریک کیا اور پھر تیزی سے دوڑتا ہوا کمرے سے باہر نکل آیا۔ کونے میں بیٹھا پنگو بھی اس کے پیچھے پیچھے تھا۔

چھن چھنگو کو چونکہ چھت پر جانے والی سیڑھیوں کا علم تھا اس لئے وہ انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتا ہوا سیڑھیاں پھلانگ کر چند ہی لمحوں میں محل کی چھت پر پہنچ گیا۔

چھت پر پہنچ کر چھن چھنگو نے ایک منتر پڑھا منتر پڑھتے ہی سائیں کی آواز کے ساتھ ہی ایک بڑا سا تخت فضا سے اتر کر اس کے قریب محل کی چھت پر رک گیا اور چھن چھنگو اچھل کر تخت پر سوار ہوگیا پنگو بھلا کہاں پیچھے رہنے والا تھا وہ چھن چھنگو سے بھی پہلے ہی چھلانگ مار کر تخت پر چڑھ چکا تھا۔

چھن چھنگو کے تخت پر سوار ہوتے ہی تخت تیزی سے زمین سے اٹھ کر فضا میں تیرنے لگا۔

اس کی رفتار بے حد تیز تھی اور اس کا رُخ صحرا کی طرف تھا۔

"چھن چھنگو کیا ارادے ہیں"؟ پنگو نے مضبوطی سے تخت کے کناروں کو پکڑتے ہوتے کہا۔

"بس دیکھتے جاؤ۔ خدا کرے ہم اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائیں"۔ چھن چھنگو نے مختصر سا جواب دیا اور خاموش ہو رہا۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی طاری تھی۔

تخت انتہائی تیز رفتاری سے پرواز کرتا ہوا صحرا میں آگے ہی آگے بڑھتا چلا جارہا تھا۔ صحرا میں چاندنی پھیلی ہوئی تھی اور ریت یوں چمک رہی تھی جیسے ہر طرف چاندی بچھی ہوئی ہو۔ پھر انہیں دُور سے نخلستان ٹنوکارو کے آثار نظر آگئے۔ اس نخلستان کی پہچان یہ تھی کہ یہاں کھجور کے صرف پانچ درخت تھے۔ تخت کا رخ اسی نخلستان کی طرف تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد تخت نخلستان کے اوپر جاکر رک گیا۔

نخلستان کی سب سے بڑی کھجور کافی نیچے تھی اس لئے چھن چھنگو نے منتر پڑھ کر تخت کو

نیچے اتارنا شروع کیا۔ اور پھر جب تخت اُس بڑی کھجور کے برابر آیا تو چھن چھنگو نے تخت کو روک لیا اور پھر ہاتھ بڑھاکر اس نے کھجور کا ایک کانٹا توڑ لیا۔ اس کے بعد اس نے ایک اور منتر پڑھا اور تخت دوبارہ پرواز کرنے لگا اس بار اس کی رفتار پہلے سے بھی زیادہ تیز تھی۔ اور اب وہ کافی بلندی پر تھا۔

چھن چھنگو نے بڑی پھرتی سے کانٹے کی نوک اپنی اسی انگلی کے سرے پر چبھوئی جہاں پہلے شیطان بوڑھے نے کانٹا چبھویا تھا۔ اور کانٹا چبھوتے ہی اس کے جسم میں سردی کی لہریں دوڑ گئیں اس کی پُراسرار صلاحیتیں واپس آگئی تھیں۔ اور اب چھن چھنگو کے چہرے پر اطمینان کے آثار تھے۔

تخت انتہائی بلندی پر بہت ہی تیز رفتاری سے آگے بڑھتا جارہا تھا۔

"چھن چھنگو! اب ہم کہاں جارہے ہیں؟" پنگو بندر نے پوچھا۔

"سوتا دیولا کی دلدل کی طرف"۔ چھن چھنگو نے کہا "دلدل کی طرف، مگر کیوں"؟ پنگو نے حیرت بھرے
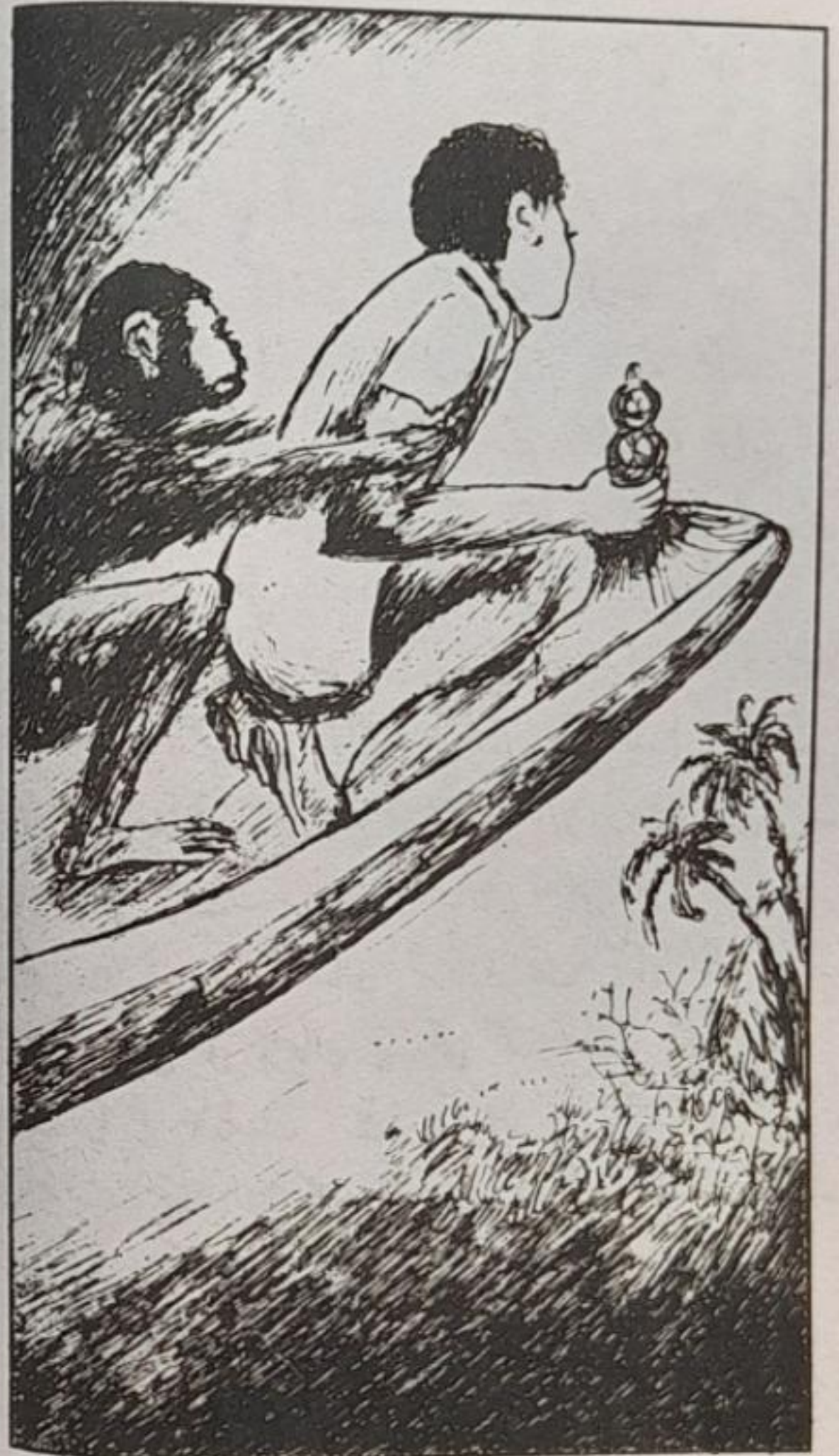
لہجے میں سوال کرتے ہوئے کہا۔

اور پھر چھن چھنگو نے تفصیل سے دلدل اور اس کی تہہ میں موجود چاکی مچھلی کے کانٹے کے متعلق سب کچھ پنگو کو بتا دیا۔

"تو کیا وہ کانٹا پہلے تم حاصل کرنا چاہتے ہو؟" پنگو نے پوچھا۔

"نہیں فی الحال میرے دماغ میں ایسی کوئی بات نہیں۔ میں تو ایک داؤ شیطان بوڑھے پر آزمانا چاہتا ہوں۔ اگر وہ داؤ چل گیا تو ہم شیطان بوڑھے کا خاتمہ کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے ورنہ پھر جیسے ہوگا دیکھا جائے گا۔" چھن چھنگو نے جواب دیا۔ اور پھر انہیں دُور سے صحرا کے وسط میں اونچی اونچی پہاڑیاں نظر آنے لگیں۔ تھوڑی دیر بعد تخت ان پہاڑیوں کے اوپر پہنچ کر رک گیا۔

چھن چھنگو نے وہاں پہنچ کر تیزی سے ایک منتر پڑھا تو تخت پر ایک بڑا سا جال نظر آنے لگا چھن چھنگو نے اس جال کا ایک سرا پکڑا اور بڑے اطمینان سے تخت پر بیٹھ گیا۔ اب اس کی نظریں صحرا پر اس جانب لگی ہوئی تھیں جدھر سے شیطان

بوڑھے نے آنا تھا۔

تقریباً آدھے گھنٹے بعد انہیں دُور سے شیطان بوڑھا انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتا ہوا نظر آیا۔ اور اس کے نظر آتے ہی چھن چھنگو چوکنا ہو کر بیٹھ گیا۔

شیطان بوڑھا بھاگتا ہوا پہاڑیوں کے قریب پہنچا اور پھر وہ ایک اونچی سی پہاڑی پر چڑھنے لگا اور پہاڑی کی چوٹی پر پہنچ کر وہ کچھ دیر کے لئے رکا اور غور سے دلدل کی طرف دیکھنے لگا۔ پھر اس نے ایک منتر پڑھکر اپنے ہاتھوں پر پھونک ماری اور پھر اپنے ہاتھوں کو پورے جسم پر پھیرنے لگا۔

چھن چھنگو جال کا ایک سرا مضبوطی سے پکڑ کر تخت پر کھڑا ہو گیا۔ پھر اس کے دیکھتے ہی دیکھتے شیطان بوڑھے نے پہاڑی کی چوٹی سے دلدل کی طرف چھلانگ لگا دی اور اس کا بھاری بھر کم جسم فضا میں تیرتا ہوا خوفناک دلدل کی طرف بڑھنے لگا۔ اور عین اسی لمحے چھن چھنگو نے ہاتھ میں پکڑا ہوا جال پوری قوت سے شیطان بوڑھے کی طرف اچھال دیا۔ جال بجلی کی سی تیزی سے

شیطان بوڑھے کی طرف لپکا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ شیطان بوڑھے کا جسم ابلتی دلدل میں گرتا جال اس کے گرد لپٹتا چلاگیا۔ جیسے ہی جال کو جھٹکا لگا چھن چھنگو کا تخت انتہائی تیز رفتاری سے اوپر کو اٹھا۔ اور تخت کے اوپر اٹھتے ہی شیطان بوڑھے کا جسم بھی جال میں لپٹا ہوا فضا میں بلند ہوتا چلا گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی چھن چھنگو نے ایک زبردست فاتحانہ قہقہہ لگایا۔ اس نے شیطان بوڑھے پر قابو پالیا تھا اور اسے اس وقت اٹھالیا جب اس کے پیر زمین پر نہ ٹکے ہوئے تھے۔ اب شیطان بوڑھے کی پُر اسرار طاقتیں کام نہ دے سکتی تھیں اور وہ کسی حقیر چوہے کی طرح جال میں پھنسا تڑپ رہا تھا مگر چھن چھنگو کو معلوم تھا کہ جادو کا یہ جال توڑنا اب اس کے بس میں نہیں ہے۔

چھن چھنگو نے حاتم جادوگر کے محل میں سکرین پر دلدل کا محل وقوع دیکھ کر ہی یہ ترکیب سوچی تھی۔ اس نے دیکھ لیا تھا کہ شیطان بوڑھے کو دلدل میں جانے کے لئے پہاڑی کی چوٹی پر سے چھلانگ لگانی پڑیگی اور اگر وہ پہاڑی کی چوٹی اور

دلدل کی سطح کے درمیان میں شیطان بوڑھے کو اُچک
لے تو پھر وہ اس کا خاتمہ کرسکتا ہے اور اس
کی یہ ترکیب کامیاب رہی تھی۔

اب اس کا ارادہ تھا کہ وہ اسی طرح شیطان
بوڑھے کو جال میں لپیٹ کر صحرا سے باہر نکال
لائے گا اور پھر شیطان بوڑھے کی طاقتیں زمین پر
پہنچنے کے باوجود اس کی کوئی مدد نہ کرسکیں گی۔
اور وہ آسانی سے اس کا خاتمہ کرنے میں کامیاب
ہو جائیگا۔

چنانچہ یہی سوچ کر اس نے جال کا وہ سرا
جو اب تک اس کے ہاتھوں میں تھا تخت کے
پائے کے ساتھ مضبوطی سے باندھ دیا اور پھر
اطمینان سے پیر پھیلا کر تخت پر بیٹھ گیا۔
فتح کی خوشی میں اس کی آنکھوں میں چمک
سی لہرا رہی تھی۔

شیطان بوڑھے کا جسم پوری تیز رفتاری سے
دلدل کی سطح کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا کہ
اچانک اس کے جسم کو ایک جھٹکا لگا اور دوسرے
لمحے وہ فضا میں بلند ہوتا چلا گیا۔

شیطان بوڑھا یہ دیکھکر حیران رہ گیا کہ وہ ایک
جال میں لپٹا ہوا تھا۔ اور جال کا دوسرا سرا
بہت اوپر فضا میں تیرتے ہوئے تخت کے
اوپر کھڑے چھن چھنگو کے ہاتھ میں تھا۔ اور پھر
شیطان بوڑھے نے اپنی طاقتوں کی مدد سے جال
توڑنے کی بے حد کوشش کی مگر ناکام رہا۔ وہ
سمجھ گیا کہ زمین سے رابطہ نہ ہونے کی وجہ
سے اس کی طاقتیں اس کا ساتھ نہیں دے رہیں

اور چھن چھنگو نے انتہائی ذہانت سے اُسے پکڑ لیا
ہے۔ اب وہ کسی حقیر چوہے کی طرح جال میں
لپٹا فضا میں تیرتا چلا جارہا تھا۔ اس نے دیکھا
کہ تخت کا رخ صحرا کے باہر کی طرف تھا اور
وہ چھن چھنگو کا ارادہ سمجھ گیا کہ وہ اُسے اسی
طرح جال میں لپیٹ کر صحرا سے باہر لے جانا
چاہتا ہے۔ اور شیطان بوڑھا اچھی طرح جانتا تھا کہ
صحرا سے باہر نکلنے کے بعد وہ بالکل ہی بے بس
ہوکر رہ جائے گا اس لئے اسے اپنی جان بچانے
کے لئے جو کچھ کرنا تھا صحرا کے اندر ہی کرنا
تھا مگر اسے کوئی ایسی ترکیب سمجھ میں نہ آرہی
تھی جس کی مدد سے وہ اس جال سے نجات
حاصل کرسکتا۔ جبکہ تخت اُسے لئے ہوئے انتہائی تیز
رفتاری سے فاصلہ طے کرتا چلا جارہا تھا۔

شیطان بوڑھے نے اپنے دماغ پر بہت زور
دیا۔ قدیم مصری دیوتاؤں کو آوازیں دیں مگر بے سود۔
وہ اُسی طرح جال میں لپٹا تیزی سے صحرا کے
کنارے کی طرف بڑھتا چلا جارہا تھا اور پھر اچانک
اُسے دُور سے ایک نخلستان نظر آگیا جس کی

بلند و بالا کھجوریں پہاڑیوں کی سی اونچائی کی طرح
سر اٹھائے کھڑی تھیں اور عین اسی لمحے شیطان
بوڑھے کے شیطانی دماغ میں ایک ترکیب آہی گئی
اس نے اندازہ لگایا کہ تخت جس انداز میں اُڑتا
چلا جارہا ہے اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ
وہ اس نخلستان کے بالکل قریب سے ہوکر گزرے
گا اس لئے بوڑھا شیطان چوکنا ہوکر جال میں بیٹھ
گیا۔

تخت کے اوپر چھن چھنگو اور چنگلو بندر بڑے
مطمئن انداز میں بیٹھے گپ شپ لگا رہے تھے۔
چھن چھنگو کو ذرا سی بھی امید نہ تھی کہ شیطان
بوڑھا اس بے بسی کے عالم میں بھی کوئی ایسی حرکت
کرسکتا ہے جس سے بازی پلٹ جائے۔

تخت تیزی سے اڑتا ہوا نخلستان کے قریب
ہوتا چلا جارہا تھا اور جیسے جیسے نخلستان قریب
آتا جارہا تھا شیطان بوڑھے کے چہرے پر زلزلے
کے سے آثار پیدا ہوتے چلے جارہے تھے۔ اُسے
اچھی طرح معلوم تھا کہ یہ اس کی زندگی بچانے کا
آخری موقع ہے اور اگر اس بار وہ چوک گیا تو

پھر اس کی موت یقینی ہو جائیگی۔

پھر جیسے ہی تخت نخلستان کے اوپر سے ہوکر گزرا اور تخت کے نیچے لٹکا ہوا جال ایک بلندوبالا کھجور کے درخت سے تقریباً چار پانچ گز کے فاصلے پر سے گزرنے لگا تو عین اسی لمحے شیطان بوڑھے نے پوری قوت سے جال کو لہرایا اور پلک جھپکنے میں جال کھجور کے درخت سے دو فٹ کے فاصلے پر پہنچ گیا۔ شیطان بوڑھا تو پہلے ہی تیار تھا اور اس نے جال کے سوراخوں میں سے اپنے دونوں بازو باہر نکال رکھے تھے اس لئے جیسے ہی جال لہراتا ہوا کھجور کے درخت کے قریب ہوا اس نے جسم کو زور سے جھٹکا دیا اور پھر اس کے بازو درخت کے گرد لپٹتے چلے گئے اور اس کے ساتھ ہی جادو کا جال ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا۔ اور شیطان بوڑھا جال کی گرفت سے آزاد ہوگیا۔ کیونکہ درخت کے ساتھ اس کے ہاتھ لگتے ہی اس کا جسمانی رابطہ زمین سے ہوگیا تھا اور اس کی پُراسرار طاقتوں نے کام دکھا دیا۔ اور جال ٹوٹ گیا۔ تخت نے ہلکا سا جھٹکا ضرور کھایا مگر وہ تیزی سے

آگے بڑھتا چلا گیا اور شیطان بوڑھا بجلی کی سی تیزی
سے درخت کے تنے پر سے پھسلتا ہوا ریت پر
آگرا۔ چند لمحے تو وہ ریت پر بےدم ہوکر پڑا رہا
مگر پھر اچھل کر کھڑا ہوگیا۔ وہ آزاد ہوچکا تھا۔
اور یقینی موت کے منہ سے بچ نکلا تھا۔

فضا میں تیرتا ہوا تخت اب شیطان بوڑھے کی
نظروں سے دُور ہوچکا تھا۔ شیطان بوڑھے کو یقین
ہی نہیں آرہا تھا کہ وہ اس قدر آسانی سے موت
کے منہ سے بچ نکلا ہے۔ اُسے معلوم تھا کہ
جیسے ہی چھن چھنگو کو اس کے آزاد ہونے کی
خبر ہوگی وہ واپس آئے گا اور وہ اس کے
آنے سے قبل ہی اہرام تک پہنچنا چاہتا تھا تاکہ
مقدس کتاب سے مزید راہنمائی حاصل کرسکے۔ چنانچہ
اس نے اہرام کی طرف رخ کرکے انتہائی تیز رفتاری
سے دوڑنا شروع کردیا۔ اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے
بعد وہ اہرام میں داخل ہوگیا۔

اہرام میں داخل ہوتے ہی وہ سیدھا اس کونے
کی طرف بڑھا جہاں مقدس کتاب موجود تھی۔ اس
نے تیزی سے کتاب اٹھائی اور سوال کیا۔

"مقدس کتاب! مجھے بتاؤ کہ میں چھن چھنگو کا خاتمہ
کس طرح کرسکتا ہوں"؟ شیطان بوڑھے نے سوال کرنے
کے بعد کتاب کو کھولا اور پڑھنا شروع کر دیا۔
کتاب میں جو الفاظ لکھے ہوئے تھے وہ انہیں پڑھ
کر خوشی اور حیرت سے اچھل پڑا۔ کتاب میں لکھا
ہوا تھا۔

"شیطان کے پجاری! تم بیحد خوش قسمت ہو کہ
یقینی موت سے بچ نکلے ہو۔ اب تمہارا خاتمہ
چھن چھنگو کے لئے بہت مشکل ہوگا بلکہ اب تمہارے
پاس ایک موقع ہے کہ تم اس کا خاتمہ کرسکو۔
سنو! چھن چھنگو نے اپنی پُراسرار صلاحیتیں دوبارہ واپس
حاصل کرلی ہیں اور وہ جلد ہی تمہارے مقابلہ کے
لئے واپس آنے والا ہے۔ تم ایسا کرو کہ اہرام
کے بائیں کونے کی دیوار کو جڑ سے کھودو۔ وہاں
تمہیں ایک چھوٹا سا ڈبہ ملے گا۔ اس ڈبے میں
چامکا دیوی کا خنجر موجود ہے۔ وہ خنجر اٹھا کر
اہرام سے باہر نکلو۔ اس خنجر کی موجودگی میں تمہیں
چھن چھنگو شکست نہ دے سکے گا اور تم چھن چھنگو
کو کسی طرح گھیر گھار کر اس اہرام کے اندر

لے آؤ۔ اہرام میں داخل ہوتے ہی اس کی پُراسرار
صلاحیتیں اور جادو کی طاقت ختم ہو جائے گی
پھر تم بڑے اطمینان سے اس خنجر سے چھن چھنگو
کا خاتمہ کرسکتے ہو۔ مگر یہ یاد رکھنا کہ اہرام سے
باہر چھن چھپنگو کی طاقتیں موجود ہوں گی۔ صرف اتنا ہوگا
کہ جب تک تمہارے پاس خنجر ہوگا وہ تم پر قابو
نہ پاسکے گا۔ اب تم نے کس طرح چھن چھپنگو کا
مقابلہ کرنا ہے اور کس طرح اُسے گھیر کر اہرام
میں لے آنا ہے؟ یہ بات تم نے خود سوچنی ہے۔"
"ٹھیک ہے مقدس کتاب! تم فکر نہ کرو۔ میں
چھن چھپنگو کو ضرور گھیر کر اہرام میں لے آؤں گا۔"
شیطان بوڑھے نے مقدس کتاب کو بند کرتے ہوئے
کہا اور پھر کتاب کو رکھ کر وہ تیزی سے اہرام
کے بائیں کونے کی دیوار کی جڑ کی طرف بڑھ گیا
اس نے انتہائی تیزی سے اپنے بڑے بڑے
ناخنوں کی مدد سے دیوار کو کھودنا شروع کردیا
چند لمحوں بعد اُسے وہ ڈبہ نظر آگیا۔ اس نے
ڈبہ کھولا تو اس میں ایک چھوٹا سا خنجر موجود
تھا جس کا دستہ خالص یاقوت کا بنا ہوا تھا۔

شیطان بوڑھے نے بے اختیار خنجر کو چوم
لیا اور پھر اُسے بڑی حفاظت سے اپنے زیرجامہ
میں اس طرح اُڑس لیا کہ اس کے گرنے کا
خطرہ ہی باقی نہ رہے۔ پھر وہ بڑے اطمینان سے
قدم بڑھاتا ہوا اہرام کے دروازے کی طرف چل
پڑا۔

چھن چھنگو بڑے اطمینان سے تخت پر بیٹھا پنگو سے باتوں میں مصروف تھا کہ اچانک تخت کو ہلکا سا جھٹکا لگا۔ چھن چھنگو ایک لمحے کیلیے چونکا مگر باتیں اتنی دلچسپ تھیں کہ اُسے کوئی خیال نہ آیا۔ وہ بدستور باتوں میں مصروف رہا۔ وہ دونوں اس وقت کو یاد کر رہے تھے جب انہوں نے اپنی[1] بھرپور پُراسرار صلاحیتوں کا مظاہرہ کرتے ہوئے مکار بڑھیا اور جاگونہ جن کو عبرتناک سزا دی تھی۔

چھن چھنگو اس وقت چونکا جب انہیں دُور سے مصر شہر کی آبادی نظر آنے لگی اور تب اُسے احساس ہوا کہ صحرا ختم ہونے والا ہے۔

"دیکھوں تو سہی کہ وہ شیطان بوڑھا کس حال

لے - اس کیلئے پڑھیئے دلچسپ اور قہقہوں سے بھرپور ناول "چھن چھنگو اور مکار بڑھیا"

میں ہے۔" چھن چھنگو نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر نیچے جھک کر دیکھنے لگا۔ مگر دوسرے لمحے وہ حیرت کی شدت سے اچھل پڑا۔ تخت کے نیچے لٹکا ہوا جال غائب تھا۔

"اوہ خدایا! وہ شیطان بوڑھا جال سمیت غائب ہے۔" چھن چھنگو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"غائب ہے کیا مطلب؟ وہ کہاں جاسکتا ہے"؟ پنگو بھی چھن چھنگو کی بات سُنکر اچھل پڑا اور پھر اس نے بھی جھک کر نیچے دیکھا مگر نہ ہی وہاں شیطان بوڑھا تھا اور نہ ہی وہ جال۔

اس دوران تخت صحرا کی حدود پار کرکے حاتم جادوگر کے محل کی چھت پر پہنچ چکا تھا اور پھر تخت چھت پر اتر آیا۔ اور چھن چھنگو اور بنگو بندر دونوں حیرت اور مایوسی کے عالم میں نیچے اتر آئے ان کے نیچے اترتے ہی تخت غائب ہوگیا۔

"آخر یہ سب کچھ کیسے ہوا؟ شیطان بوڑھا کیسے آزاد ہوگیا"؟ چھن چھنگو نے سیڑھیاں اترتے ہوئے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں راستے میں ایک جھٹکا لگا

تھا اس وقت باتوں میں ہم نے خیال نہیں کیا اور وہیں کوئی گڑبڑ ہوگئی۔" پنگو نے جواب دیا۔

"ہاں! ضرور وہیں کوئی گڑبڑ ہوئی ہے۔ خیر میں ذرا کمرے میں پہنچ کر آرام کرلوں پھر دیکھتا ہوں کہ اس بوڑھے نے اپنے آپ کو کیسے بچایا ہے"؟ چھن چھنگو نے کہا۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ اپنے کمرے میں پہنچ گئے۔ کمرے میں پہنچتے ہی چھن چھنگو نے ایک منتر پڑھ کر دیوار پر پھونک ماری تو دیوار کا ایک حصہ روشن ہوگیا۔

"مجھے بتاؤ کہ شیطان بوڑھا کس طرح بچ نکلا"؟ چھن چھنگو نے دانت پیستے ہوئے زور سے کہا۔

دوسرے لمحے دیوار پر ایک منظر اُبھر آیا جس میں تخت فضا میں تیر رہا تھا اور وہ دونوں تخت پر بیٹھے باتوں میں مصروف تھے۔ جب کہ تخت کے نیچے جال میں شیطان بوڑھا لٹکا ہوا تھا۔ پھر تخت ایک نخلستان کے قریب سے گزرا اور شیطان بوڑھے نے جھٹکا دیکر جال کو کھجور کے درخت کے قریب کیا اور پھر جال کے سوراخوں سے بازو نکال کر درخت کو پکڑلیا۔ اور اس کے ساتھ ہی

جال غائب ہوگیا۔ پھر شیطان بوڑھا درخت سے نیچے اتر آیا۔ چند لمحوں بعد وہ انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتا ہوا اہرام کی طرف جارہا تھا۔ اور اس کے ساتھ ہی سکرین دوبارہ صاف ہوگئی۔

"ہوں تو اس کا مطلب ہے کہ شیطان بوڑھے نے آخرکار زمین سے اپنا رابطہ قائم کرنے کے لئے موقع نکال ہی لیا۔ مگر میں اسے چھوڑوں گا نہیں"۔ چھن چھنگو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ پھر وہ کچھ دیر سوچتا رہا۔ مگر کافی تھک جانے کی وجہ سے وہ جلد ہی گہری نیند میں غرق ہوگیا جبکہ پنگو ایک کونے میں بیٹھا سوچتا رہا کہ یہ شیطان بوڑھا واقعی شیطان ثابت ہوا ہے۔

صبح حاتم جادوگر کے ملازم نے آکر چھن چھنگو کو جگایا اور پھر جب ناشتے کی میز پر حاتم اور شامی کو چھن چھنگو نے رات کا واقعہ بتایا تو وہ حیرت سے اچھل پڑے۔

"اس میں کوئی شک نہیں چھن چھنگو کہ تم نے بڑی ذہانت سے شیطان بوڑھے پر وار کیا تھا اور تم اسے قابو کرنے میں کامیاب بھی ہوگئے مگر اس
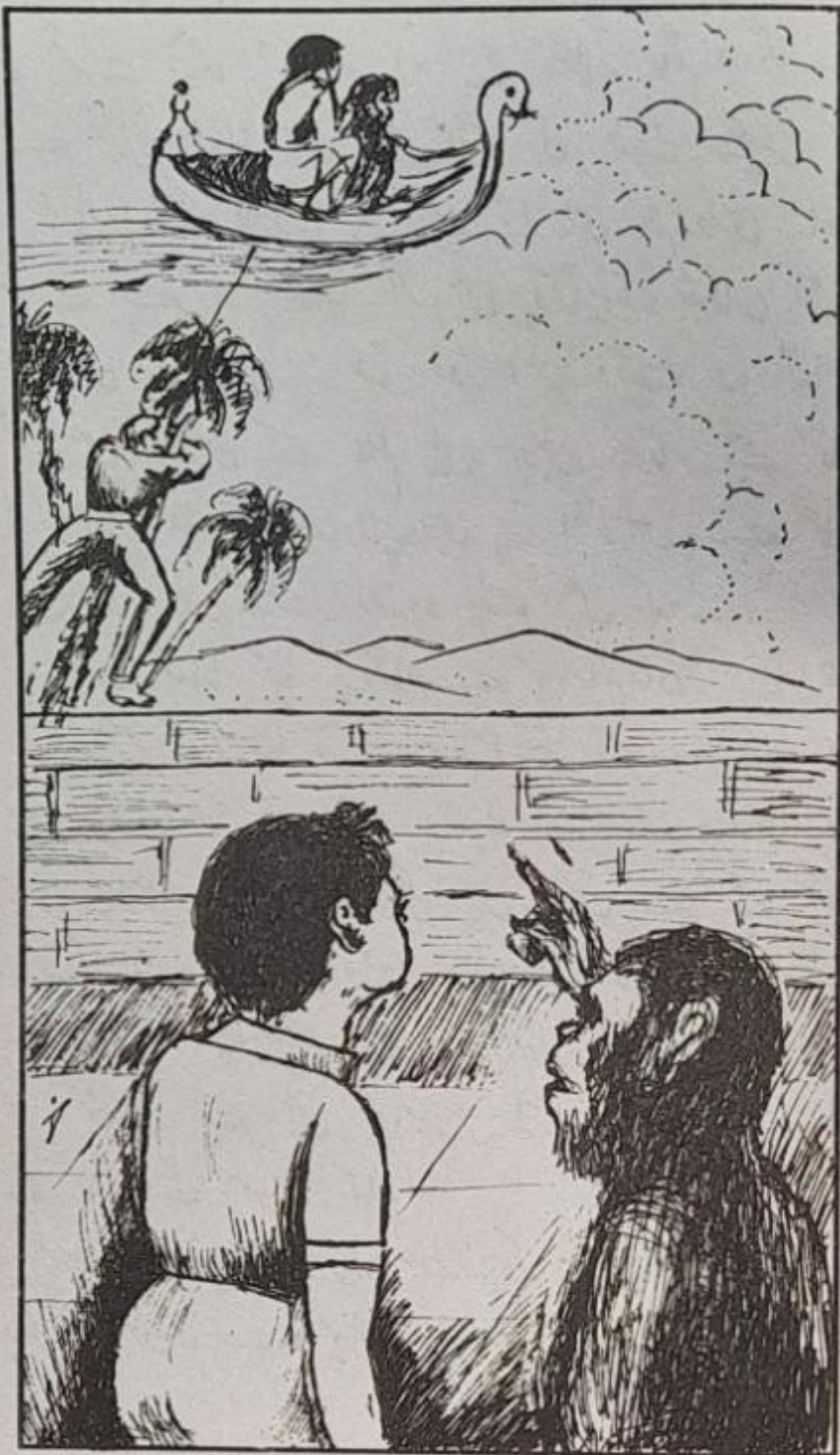
کی قسمت اچھی تھی کہ وہ بچ نکلا"۔ حاتم جادوگر نے
بڑے تعریفی انداز میں چھن چھنگو کی طرف دیکھکر کہا۔
"ہاں! مگر افسوس کہ میں ذرا سی لاپرواہی اور
غفلت سے مار کھاگیا۔ اگر میں چوکنا ہوتا تو شیطان بوڑھے
کو کبھی یہ موقع نہ ملتا اور اس وقت وہ تمہارے
محل میں بےبسی کے عالم میں موجود ہوتا۔ مجھے تمام
عمر اس غفلت اور لاپرواہی پر افسوس رہے گا"۔
چھن چھنگو نے قدرے افسردہ لہجے میں کہا۔
"اب تمہارا کیا پروگرام ہے"؟ حاتم جادوگر نے پوچھا۔
"پروگرام کیا ہونا ہے۔ میں ناشتے کے بعد پھگو کو
لیکر شیطان بوڑھے کے مقابلے کے لئے جاؤنگا۔ مجھے
میری صلاحیتیں واپس مل چکی ہیں۔ اس لئے مجھے یقین
ہے کہ میں شیطان بوڑھے کا خاتمہ کرنے میں کامیاب
ہو جاؤنگا"۔ چھن چھنگو نے پُراعتماد لہجے میں کہا۔
"ٹھیک ہے میں تمہارے لئے دعا کرونگا"۔ حاتم
نے سر ہلاتے ہوتے کہا۔
"اباجان! میں مور پر سوار ہوکر چھن چھنگو کے ساتھ
جاؤنگی۔ ہوسکتا ہے میری ضرورت پڑ جائے"۔ شالی نے

پہلی بار بولتے ہوئے کہا۔
"نہیں شالی! اس طرح میرا دھیان بٹ جائیگا۔ میں
پوری توجہ سے شیطان بوڑھے کا مقابلہ کرنا چاہتا ہوں"۔
چھن چھنگو نے کہا مگر شالی نے اپنی بات پر اصرار
کرنا شروع کردیا۔ آخر اس کی بےپناہ ضد پر چھن چھنگو
کو اس کی بات ماننی پڑی۔ مگر اس نے یہ شرط
لگا دی کہ شالی مور پر سوار کافی اونچائی پر رہے
گی اور کسی قسم کی مداخلت نہ کریگی اور شالی نے یہ
شرط مان لی۔
"میرا خیال ہے کہ شیطان بوڑھا اپنے اہرام میں
ہوگا۔ تم مور پر سوار ہوکر وہاں پہنچ جانا"۔ چھن چھنگو نے
شالی سے مخاطب ہوکر کہا۔
"تم میرے ساتھ نہیں جاؤگے کیا"؟ شالی نے
حیران ہوتے ہوئے کہا۔
"نہیں، اب مجھے میری صلاحیتیں واپس مل گئی ہیں
اب میں پلک جھپکنے میں وہاں پہنچ سکتا ہوں"۔
چھن چھنگو نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ حاتم سے
مل کر کھانے کے کمرے سے پھگو کو ساتھ لئے سیدھا

اپنے کمرے میں آیا۔ اس نے پنگو کا ہاتھ پکڑا اور
پنگو سمجھ گیا کہ اب وہ چلنے کے لئے تیار ہوگیا ہے
اس لئے پنگو نے آنکھیں بند کرلیں۔ چھن چھنگو اُسے
آنکھیں بند کرتے دیکھکر مسکرایا اور پھر خود بھی آنکھیں
بند کرلیں۔ چند لمحوں بعد زمین ان کے پیروں تلے
سے غائب ہوچکی تھی۔ پھر جب ان کے پیر زمین
سے ٹکرائے تو انہوں نے فوراً ہی آنکھیں کھول دیں
وہ اہرام کے سامنے کھڑے ہوئے تھے۔ شیطان بوڑھا
اس وقت شائد اہرام کے اندر تھا۔

"شیطان بوڑھے باہر نکلو۔ اس بار تم مجھ سے نہ
بچ سکوگے"۔ چھن چھنگو نے چیخ کر کہا اور پھر چند
لمحوں بعد شیطان بوڑھا اہرام سے باہر نکل آیا۔

"آگئے تم۔ بڑی دیر کردی تم نے۔ میں تو رات سے
تمہارے انتظار میں تھا۔ شیطان بوڑھے نے چند قدم
آگے بڑھکر رکتے ہوئے کہا۔

"تم اپنی چالاکی اور میری غفلت کی وجہ سے نکل
بھاگے۔ مگر اب تم میرے ہاتھ سے نہ بچ سکوگے"۔
چھن چھنگو نے غصے سے پھنکارتے ہوئے کہا۔

"سنو چھن چھنگو! وار کرنے سے پہلے میری بات سُن

لو"۔ شیطان بوڑھے نے ہاتھ اٹھاکر کہا۔

"کہو کیا بات ہے؟ مگر یاد رکھنا کہ میری صلاحیتیں
مجھے واپس مل چکی ہیں اس لئے کسی چالاکی کی ضرورت
نہیں"۔ چھن چھنگو نے سخت لہجے میں کہا۔

"سنو چھن چھنگو! میں جو کچھ کہہ رہا ہوں۔ دیانتداری
سے کہہ رہا ہوں جب تم نے مجھے جال میں جکڑا اور
مجھے موت یقینی نظر آنے لگی تو اس وقت میں نے
مقدس دیوتاؤں کی قسم کھاکر دل میں عہد کیا کہ اگر
مجھے موت سے نجات مل جائے تو میں آئندہ کوئی غلط
حرکت نہیں کرونگا اور خاموشی سے اپنی بقایا زندگی
گزار دونگا۔ چنانچہ دیوتاؤں کے کرم سے مجھے جال سے
نکلنے کا موقع مل گیا اور میں وہاں سے اہرام میں
آگیا۔ یہاں آکر میں ساری رات عبادت کرتا رہا اور
میں نے عبادت کرکے اپنا عہد مزید مضبوط کرلیا ہے
اب تم یقین کرو کہ میں پہلے جیسا نہیں رہا۔ میں
اب خاموشی سے اسی اہرام میں باقی زندگی گزار دونگا"۔
شیطان بوڑھے نے بڑے پُرخلوص لہجے میں کہا۔

"مگر ایک بار پہلے تم وعدہ کرکے مُکر چکے ہو۔
اب میں تمہاری بات کا اعتبار کیسے کروں"؟ چھن چھنگو

نے شک بھرے لہجے میں کہا۔

"سنو چھن چھنگو! اگر تمہیں مصر کے قدیم دیوتاؤں کے رسم و رواج کا علم ہے تو تمہیں یہ بھی علم ہوگا کہ ہم اپنی سچائی کا ثبوت اس طرح دیتے ہیں کہ ایک شمع روشن کرکے ہاتھ کے نیچے رکھ لیتے ہیں اور جب شمع کا شعلہ ہماری ہتھیلی میں سوراخ کردیتا ہے اور ہم ذرا سی بھی تکلیف محسوس نہیں کرتے تو ہم سمجھتے ہیں کہ ہم سچے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ سچے شخص کو شمع کا شعلہ تکلیف نہیں دیتا جبکہ جھوٹا شخص شعلے لگتے ہی چیخ پڑتا ہے۔ اگر تم کہو تو میں تمہارے اطمینان کے لئے اس امتحان سے بھی گزرنے کے لئے تیار ہوں"۔ شیطان بوڑھے نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں تمہارا امتحان ضرور لونگا"۔ چھن چھنگو نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"تو آؤ اہرام میں۔ آؤ میں ابھی تمہارا اطمینان کرا دیتا ہوں"۔ شیطان بوڑھے نے مطمئن لہجے میں کہا اور پھر بڑے آرام سے مڑکر اہرام کی طرف چل پڑا۔

چھن چھنگو چند لمحے تذبذب کے عالم میں کھڑا رہا پھر اس نے سر جھٹک کر فیصلہ کن انداز میں قدم

آگے بڑھا دیئے۔ اُسے اپنی صلاحیتوں پر پورا اطمینان تھا اس لئے اس نے اہرام کے اندر جانے کا فیصلہ کرلیا تھا۔ پھر چھن چھنگو اور پنگو بندر ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے اہرام کے اندر پہنچ گئے۔ اہرام کے اندر انسانی ہڈیوں کے ڈھیر پڑے ہوئے تھے۔

"تم نے انسانوں کا بہت شکار کھیلا ہے"۔ چھن چھنگو نے قدرے غصیلے لہجے میں شیطان بوڑھے سے مخاطب ہوکر کہا۔ جو اب اہرام کے دروازے کے قریب کھڑا ہوا تھا۔

"ہاں! میں شرمندہ ہوں چھن چھنگو! مگر اب میں جلد ہی اس کا ازالہ کر دونگا"۔ شیطان بوڑھے نے کہا۔

"وہ کس طرح"؟ چھن چھنگو نے چونک کر پوچھا۔

"تمہاری ہڈیاں ان ہڈیوں میں ملاکر ہی ازالہ ہوگا۔ سمجھ گئے بدھو اور احمق بچے"۔ شیطان بوڑھے نے غصے سے پھنکارتے ہوئے کہا۔

"اوہ! تم پھر دھوکہ دے رہے ہو"۔ چھن چھنگو نے بھی غصیلے لہجے میں کہا۔

"دھوکہ، کوئی دھوکہ نہیں۔ میں تمہیں اہرام میں لے آنا چاہتا تھا۔ کیونکہ اس اہرام میں داخل ہونے

کے بعد تمہاری صلاحیتیں ختم ہوچکی ہیں اور میں آسانی سے اب تمہارا خاتمہ کرسکتا ہوں"۔ شیطان بوڑھے نے کہا۔

"ایسا کیسے ہوسکتا ہے"؟ چھن چھنگو نے کہا اور پھر اس نے تیزی سے منتر پڑھنا شروع کیا مگر بے سود۔ شیطان بوڑھے پر اس کا کچھ اثر نہ ہوا۔ اور اس کے ساتھ ہی شیطان بوڑھے کے خوفناک قہقہوں سے اہرام گونج اٹھا۔

"اب بتاؤ چھن چھنگو! کہاں گئیں تمہاری پُراسرار صلاحیتیں"؛ شیطان بوڑھے نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے زیرجامہ سے یاقوت کے دستے والا خنجر نکال لیا۔

مگر شاید وہ پنگو بندر کو بھول گیا تھا جو ایک کونے میں کھڑا تھا۔ چنانچہ جیسے ہی اس نے خنجر نکالا۔ پنگو نے اچانک بجلی کی سی تیزی سے چھلانگ لگائی اور دوسرے لمحے یاقوت کے دستے والا خنجر شیطان بوڑھے کے ہاتھ سے نکلتا چلا گیا۔ مگر وہ بے حد پھرتیلا نکلا۔ اس نے پوری قوت سے اپنا ہاتھ لہرایا اور اس کا زوردار تھپڑ پنگو کے جسم پر پڑا اور پنگو بے اختیار چیخ مار کر اہرام کی دیوار سے

جا ٹکرایا۔

چھن چھنگو نے ایک بار پھر اپنی صلاحیتوں کو آزمایا مگر بے سود۔ جادو کی طاقت ابھی وہاں کام نہ کر رہی تھی اور اہرام سے نکلنے کا کوئی راستہ نہ تھا کیونکہ اہرام کے دروازے پر دیوہیکل شیطان بوڑھا کھڑا تھا۔

"اچھا تو اب مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔" شیطان بوڑھے نے اچانک سنجیدہ ہوکر کہا اور پھر اس نے منہ ہی منہ میں کچھ بڑبڑانا شروع کر دیا۔

مگر ابھی اس نے ایک دو لفظ ہی کہے ہونگے کہ وہ اچانک چیخ مار کر منہ کے بل زمین پر گر پڑا۔ چھن چھنگو نے دیکھا کہ اس کی کمر پر ایک بھاری پتھر پوری قوت سے ٹکرایا تھا۔ اور پتھر مارنے والی باہر کھڑی تھی یہ شالی تھی۔

پھر اس سے پہلے کہ شیطان بوڑھا اٹھتا۔ چھن چھنگو نے چھلانگ لگائی اور شیطان بوڑھے کی کمر پر پیر ٹکاتا ہوا اچھل کر اہرام کے دروازے سے باہر آگیا۔

"شکریہ شالی! تم نے بروقت مدد کی۔" چھن چھنگو نے شالی سے مخاطب ہوکر کہا۔

"میں نے تمہیں اس کے ساتھ اندر جاتے دیکھ

لیا تھا۔ چنانچہ میں تجسّس کے ہاتھوں مجبور ہوکر نیچے اتر آئی اور پھر میں نے تمہاری سب باتیں سُن لیں اور پھر میں نے جادو کے زور سے ایک بڑا پتھر پوری قوت سے اس کی پشت پر مارا اور اس طرح تم باہر نکل آنے میں کامیاب ہوگئے۔" شالی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

اور عین اسی لمحے شیطان بوڑھا دھاڑتا ہوا باہر نکل آیا۔ غصے کے مارے اس کا چہرہ بُری طرح بگڑ گیا تھا۔

چھن چھنگو نے فوراً ہی اپنی ایک انگلی کو اٹھا کر جھٹکا دیا تو شیطان بوڑھا اچھل کر سر کے بل کھڑا ہوگیا۔ مگر دوسرے لمحے وہ جھٹکا کھاکر سیدھا ہوگیا۔ اس نے چھن چھنگو کی پُراسرار طاقت کا توڑ کرلیا تھا۔

چھن چھنگو نے اس بار اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر زور سے فضا میں جھٹکے اور شیطان بوڑھا تیزی سے فضا میں قلابازیاں کھانے لگا۔ مگر اس سے پہلے کہ چھن چھنگو کچھ اور کرتا۔ وہ پھر سیدھا ہوگیا۔ اور پھر شیطان بوڑھے نے زور سے پھونک ماری اور چھن چھنگو

کو یوں محسوس ہوا جیسے وہ انتہائی تیز آندھی کی زد میں آگیا ہو۔ وہ اچھل کر تقریباً بیس فٹ دور ریت پر جاگرا۔

چھن چھنگو کو یوں گرتے دیکھکر شیطان بوڑھا تیزی سے اچھلا اور اس نے چھن چھنگو کے اٹھنے سے پہلے ہی اپنا ہاتھ بڑھا کر اس کو گردن سے پکڑ لیا اور چھن چھنگو اس کے ہاتھ میں کسی کھلونے کی طرح لٹکتا ہوا فضا میں بلند ہوگیا۔

شیطان بوڑھے نے چھن چھنگو کو پکڑتے ہی اپنا منہ کھولا اور پھر اس کا وہ ہاتھ تیزی سے منہ کی طرف بڑھا جس میں چھن چھنگو تھا کہ اچانک بوڑھے نے چیخ مار کر ایک جھٹکا کھایا اور چھن چھنگو اس کے ہاتھ سے نکل کر ریت پر جاگرا۔

شیطان بوڑھا تیزی سے مڑا اور اس نے ریت پر پڑا یاقوت کے دستے والا خنجر جھپٹ لیا۔ یہ خنجر پنگلو نے پوری قوت سے شیطان بوڑھے کی کمر پر مارا تھا۔ شیطان بوڑھا چھن چھنگو کے ساتھ لڑائی میں اس خنجر اور پنگلو کو بھول گیا تھا۔ پنگلو چونکہ ایک بندر تھا اس لئے وہ پوری قوت سے

خنجر نہ مار سکا۔ البتہ اس کا یہ فائدہ ہوا تھا کہ اچانک ضرب لگنے سے شیطان بوڑھے نے گھبرا کر چھن چھنگو کو چھوڑ دیا تھا۔ مگر اب خنجر شیطان بوڑھے کے ہاتھ میں آنے کے بعد چھن چھنگو کی پُراسرار طاقتوں کا اثر اس پر ختم ہوگیا تھا اس لئے شیطان بوڑھے نے خنجر پر قبضہ کرتے ہی بڑے فاتحانہ انداز میں قہقہہ لگایا اور پھر تیزی سے چھن چھنگو کی طرف بڑھنے لگا جو اب اٹھ کر کھڑا ہوگیا تھا مگر اس بات پر پریشان تھا کہ اس کی طاقتوں کا اثر شیطان بوڑھے پر کیوں نہیں ہو رہا تھا۔

" ہا ہا ہا اب تمہیں میرے ہاتھ سے کوئی نہیں بچا سکتا"۔ شیطان بوڑھے نے قدم بڑھاتے ہوئے کہا۔

" چھن چھنگو! کسی طرح شیطان بوڑھے سے یہ خنجر چھین لو اور پھر یہ خنجر اس کی آنکھوں کے درمیان مار دو۔ پھر یہ شیطان بوڑھا مر جائیگا"۔ اچانک بندر بابا کی آواز چھن چھنگو کے کانوں میں پڑی اور دوسرے لمحے اچانک چھن چھنگو نے ایک زبردست چھلانگ لگائی اور وہ تقریباً اڑتا ہوا شیطان بوڑھے

کے اس ہاتھ سے ٹکرایا جس میں اس نے خنجر تھام رکھا تھا۔

اس اچانک ٹکراؤ سے شیطان بوڑھا سنبھل نہ سکا اور چھوٹا سا خنجر اس کے ہاتھ سے نکل کر اس طرف جاگرا جس طرف پنگلو بندر کھڑا تھا۔ اور پنگلو نے بڑی پھرتی سے خنجر جھپٹ لیا۔

چھن چھنگلو شیطان بوڑھے کے ہاتھ سے ٹکرا کر جیسے ہی پیچھے گرا۔ شیطان بوڑھے نے پھرتی سے اُسے پکڑنا چاہا۔ مگر عین اُسی لمحے اس کے پیچھے کھڑی ہوئی شالی نے ہاتھ میں اٹھائے ہوئے بڑے سے پتھر کو پوری قوت سے شیطان بوڑھے کی طرف اچھال دیا اور شیطان بوڑھا پتھر لگنے سے لڑکھڑا کر نیچے گر پڑا۔ اور اس طرح چھن چھنگلو اس کی جھپٹ سے بچ نکلا۔

"خنجر مجھے دو۔" چھن چھنگلو نے چیخ کر پنگلو بندر سے کہا۔

اور پنگلو بندر نے خنجر تیزی سے چھن چھنگلو کی طرف اچھال دیا۔

شیطان بوڑھے نے اٹھنے میں بڑی پھرتی دکھائی

مگر جب وہ سیدھا کھڑا ہوا تو عین اُسی لمحے خنجر چھن چھنگلو کے ہاتھ میں پہنچ چکا تھا۔

چنانچہ خنجر ہاتھ میں لیتے ہی چھن چھنگلو نے بجلی کی سی تیزی سے خنجر شیطان بوڑھے کی دونوں آنکھوں کے درمیان میں مارا۔

ایک بجلی سی کوندی۔ شیطان بوڑھے نے خنجر سے بچنے کی بے حد کوشش کی مگر چھن چھنگلو کا نشانہ خطا نہ گیا اور خنجر پوری قوت سے شیطان بوڑھے کی دونوں آنکھوں کے درمیان والی جگہ پر گھستا چلا گیا اور اس کے ساتھ ہی شیطان بوڑھے نے ایک دل ہلا دینے والی چیخ ماری اور پھر وہ زمین پر گر کر تڑپنے لگا۔ اور چند لمحوں بعد ہی وہ ساکت ہوگیا۔ شیطان بوڑھے کا خاتمہ ہوچکا تھا۔

شالی اور پنگلو بندر نے اس خوفناک شیطان بوڑھے کے مرتے ہی خوشی سے اُچھلنا کودنا شروع کردیا جب کہ چھن چھنگلو نے ایک اور ظالم کے خاتمے پر دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔

بندر بابا نے بروقت اس کی امداد کی تھی ورنہ

شیطان بوڑھا شائد ہی ختم ہوتا۔

پھر چھن چھنگلو نے جادو کا تخت منگوایا اور شیطان بوڑھے کی لاش اس پر ڈالی اور پنگلو سمیت خود بھی اس پر چڑھ گیا جبکہ شالی اپنے مور پر سوار ہوگئی۔ اور اس طرح تھوڑی دیر بعد وہ سب حاتم کے محل میں پہنچ گئے۔ حاتم جادوگر شیطان بوڑھے کی لاش دیکھکر بیحد خوش ہوا اور پھر لاش شہر کے سب سے بڑے چوک میں رکھ دی گئی اور پورے شہر میں اس کی موت کا اعلان کردیا۔ شیطان بوڑھے کی موت پر تمام شہر نے خوشی کا جشن منایا۔ اب ان کے تجارتی قافلے صحرا سے گزر سکتے تھے۔ پھر صحرا کے گرد موجود تمام ملکوں میں یہ خبر پھیل گئی اور ہر طرف عید جیسے جشن منائے جانے لگے۔ سب چھن چھنگلو کا شکریہ ادا کررہے تھے کہ اس نے جان پر کھیل کر خوفناک اور شیطان بوڑھے کا خاتمہ کرکے انہیں اس عذاب سے نجات دلائی تھی اور چھن چھنگلو خوش تھا کہ اس کے ہاتھوں ایک اور ظالم اپنے انجام کو پہنچا۔

ختم شد

چھن چھنگلو
اور پنگلو بندر کا شاندار اور حیرت انگیز کارنامہ

چھن چھنگلو اور پراسرار بادشاہ

مصنف :- مظہر کلیم ایم اے

پراسرار بادشاہ جو آگ پر حکومت کرتا تھا اور پوری دنیا سے خوبصورت لڑکیوں کو اغوا کرکے آگ نگری میں لے جاتا تھا۔

پراسرار بادشاہ جس نے ٹارزن کی طرح بہادر غلام رکھے ہوئے تھے۔

پراسرار بادشاہ جس کی طاقت اور حکومت کا راز ایک عجیب و غریب کھوپڑی میں بند تھا۔

☆ چھن چھنگلو اور پنگلو بندر پراسرار بادشاہ کے مقابلے میں آنے پر مجبور ہوگئے۔

☆ چھن چھنگلو کی تمام صلاحیتیں آگ نگری میں آکر ختم ہوگئیں۔ پھر کیا ہوا؟

کیا چھن چھنگلو پراسرار بادشاہ اور اس کے غلاموں کے ہاتھوں ہلاک ہوگیا؟

آج ہی اپنے قریبی بک سٹال سے طلب فرمائیں

اسٹاکسٹ
یوسف برادرز
الحمد مارکیٹ
غزنی سٹریٹ - اردو بازار
لاہور

حیرت انگیز اور پراسرار صلاحیتوں کے مالک کالے شہزادے کا ایک اور کارنامہ

کالا شہزادہ اور گنجے بونے

مصنف : ظہیر احمد

مٹکو بونا — جو کالے شہزادے کا دشمن بن گیا تھا۔ کیوں ——؟

مٹکو بونا — جسے گنجے شیطان بونے نے اپنا غلام بنالیا تھا۔ کیوں ——؟

کالا شہزادہ — جو مٹکو بونے کا خوفناک روپ دیکھ کر ڈر گیا تھا۔ کیا واقعی ——؟

کالا شہزادہ — جو زگولا جادوگر کے طلسمات میں جا رہا تھا اور پھر ——؟

خوفناک طلسمات — جہاں کالے شہزادے کے لئے ہر قدم پر موت کے پھندے تیار تھے۔

خوفناک طلسمات — جس کے پہلے ہی مرحلے میں کالے شہزادے سے غلطی ہو گئی اور پھر ——؟

کالا شہزادہ — جس نے اپنی غلطی سے خوفناک طلسمات کے پہلے مرحلے کو انتہائی خوفناک بنالیا تھا۔

سردار چانگو بونا — گنجے شیطان بونوں کا سردار جو کالے شہزادے کو مٹکو بونے کے ہاتھوں ہلاک کرانا چاہتا تھا۔ کیوں ——؟

سردار چانگو بونا — جس کے پاس ساسا کا جادو تھا۔ ساسا کا جادو جو ایک خوفناک ناگ کے روپ میں زندہ تھا۔

مٹکو بونا — جس نے کالے شہزادے کو ہلاک کرنے کا ایک خوفناک منصوبہ بنالیا۔

گنجا شیطان بونا — جس نے مٹکو بونے کو زمین میں الٹا گاڑ دیا اور ——؟

وہ لمحہ جب کالے شہزادے کو طلسمات سے اچانک گنجے شیطان بونے نے جال میں قید کر کے نکال لیا۔ کیوں ——؟

کالا شہزادہ پاتال میں قید کر دیا گیا اور پھر ——؟

✸ تیز اور لمحہ بہ لمحہ بدلتے ہوئے حیرت انگیز اور خوفناک واقعات جسے پڑھ کر ✸

✸✸✸ آپ بار بار اچھل پڑنے پر مجبور ہو جائیں گے ✸✸✸

اسٹاکسٹ
یوسف برادرز
الحمد مارکیٹ
غزنی سٹریٹ - اردو بازار
لاہور